قرآنی حقائق بیان کرنے والا

تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلّہ

الفرقان

سالانہ اشتراک
پاکستان : ۷ روپے
بیرونی ممالک : ایک پاؤنڈ
" ہوائی ڈاک : دو پاؤنڈ

قیمت فی پرچہ ۷۰ پیسے

جنوری ۱۹۷۱ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

تردید عیسائیت

کے سلسلہ میں ان کتب کا مطالعہ آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔

• مباحثۂ مصر قیمت ۰۶۲

(عیسائیت کے بنیادی عقائد پر جناب مولانا ابو العطاء صاحب بشیر اسلامی اور مشہور عیسائی پادری ڈاکٹر فلپس کے مابین فیصلہ کن مباحثہ)

• تحریری مناظرہ قیمت ۱۰۵۰

(الوہیت مسیح کے بارہ میں جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور مشہور عیسائی پادری عبد الحق صاحب کے درمیان تحریری مناظرہ۔ جس میں دو دو پرچے لکھے جانے کے بعد پادری صاحب نے مزید کچھ لکھنے سے انکار کر دیا)

• مباحثہ مصر کا انگریزی ترجمہ قیمت ۱۰۲۵

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب ہمارے مکتبہ سے مل سکتی ہیں۔

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۱ شمارہ ۱	ماہنامہ **الفرقان** ربوہ جنوری سنہ ۱۹۷۱ء	ذوالقعدہ ۱۳۹۰ ہجری قمری صلح ۱۳۵۰ ہجری شمسی

ترتیب

- محسنِ انسانیت ؐ کی پاک سیرت اور ہمارا فرض (اداریہ) — ص۲
- پاکستانی مسلمان اور اصلاحِ احوال کی صورت — ص۳
- شذرات — ص۵
- البیان (سورۃ المائدہ ع کا سلیس ترجمہ و مختصر تفسیر) — ص۹
- درس الحدیث — ص۱۳
- واقعہ شہادت (منظوم) — ص۱۴
- نمائش تراجم وتفاسیر القرآن کراچی — ص۱۷
- وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ — ص۲۳
- حیاۃ ابی العطاء (بھگدڑ میں کرشمۂ قدرت) — ص۵۴
- نئی کتب — ص۵۷

سالانہ اشتراک

پاکستان - .. .. .. سات روپے

بیرون پاکستان عام ڈاک — ایک پاؤنڈ

〃 〃 بذریعہ ہوائی ڈاک — دو پاؤنڈ

فی کاپی ———— ستر پیسے

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر: **ابوالعطاء جالندھری**

نائبین:

۱۔ دوست محمد شاہد مولوی فاضل مورخ احمدیت

۲۔ عطاء المجیب راشد ایم اے۔ مبلغ انگلستان

۳۔ عطاء الکریم شاہد بی اے۔ مربی سلسلہ احمدیہ

الفرقان کا خاص نمبر

نہایت ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان کا آئندہ شمارہ ایک خاص نمبر ہے اس کا حجم عام رسالہ سے دُگنا ہوگا جو ۱۵ فروری کو پوسٹ ہوگا۔

اس نمبر میں انگریزی حکومت کی تعریف کی بناء پر گنہگار ہونے کے الزام کا مکمل اور تفصیلی جواب پورے حوالجات کے ساتھ دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس موضوع پر یہ نمبر نہایت شافی ثابت ہوگا۔ جو دوست زائد پرچے خریدنا چاہیں وہ اکروپیہ بیس پیسے فی پرچہ کے حساب سے رقم بھجوا دیں اور مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

مُعاونین خاص کی فہرست

پنج سالہ خریداری کے سلسلہ میں چالیس روپے بھجوانے والے احباب کے نام دعا کی تحریک کے طور پر خاص نمبر میں ماہ فروری میں شائع ہو رہے ہیں۔ کیا آپ کا نام اس میں شامل ہے؟

(مینجر الفرقان ربوہ)

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت اور ہمارا فرض

انسانیت کے محسنِ اعظم سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی دنیا کے مظلوم ترین انسان ہیں۔ ابھی نسلِ آدم کا بیشتر حصہ مقدسوں کے اس سردار کی شان و عظمت کا انکاری ہے۔ یہ انکار بالعموم جہالت و ناواقفیت کا نتیجہ ہے تاہم کچھ افراد تعصب و عناد کے مجسمے ایسے بھی ہیں جو یا کیا زوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا، آپؐ کو بُرا کہنا اور آپؐ کی ذاتِ ستودہ صفات پر ناپاک الزام لگانا اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں ایسے لوگ اپنا راستہ چھوڑ کر بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھناؤنی شکل میں پیش کرنا اپنا فرض قرار دے لیتے ہیں۔

برطانیہ میں گزشتہ دنوں نیہاس نامی ایک مصنف نے ترکوں کے افسانہ ہائے محبت کے عنوان سے ایک لغو کتاب لکھی ہے اس میں مصنف نے محض اپنے اندرونی بغض کے اظہار کے لئے بلا وجہ ہمارے سید و آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک حملے کئے ہیں اور آپؐ کی پاکیزہ زندگی کو عیب دار ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جس سے دنیائے اسلام کے مسلمانوں میں اضطراب و ہیجان کا پیدا ہونا طبعی امر تھا۔ پاکستان میں بھی اس کتاب کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

ہم ایسے بدطینت مصنفین کے خلاف اپنے رنج کا اظہار کرتے ہوئے ایک نہایت ضروری اور اہم بات کی طرف اپنے مسلمان بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ دراصل تبلیغِ حق مسلمان کا اوّلین فرض ہے۔ اگر ہم مسلمان اسلام کی سچائی کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیں اور نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ کی تاثیرات کا ہر جگہ ایسا نمایاں چرچا کر دیں جس کے بعد کسی مخالف کو آئندہ اس قسم کی بیہودہ حرکت کی جرأت نہ ہو تو ہم اپنے فرض کو ادا کرنے والے قرار پائیں گے ورنہ عارضی جوش و خروش کے اظہار سے مستقل اور ٹھوس نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔

پس ضرورت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح سوانح اور آپؐ کی پاکیزہ سیرت کی اشاعت کا ساری قوموں اور ساری زبانوں میں پائدار انتظام ہو تاکہ ساری دُنیا میں اس قابلِ تعریف وجود کی مدح کے ترانے گائے جائیں۔ خود مسلمانوں کو بھی اپنے اخلاق میں اخلاقِ محمدی کی جھلک پیدا کرنے اور دن رات سمجھ کر دل کی گہرائیوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھتے رہنا چاہیئے۔

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ و اٰلہٖ وبارِکْ وسلّمْ

پاکستانی مسلمان اور اصلاح احوال کی صورت

مدیر نوائے وقت کے شذرہ پر تبصرہ

روزنامہ نوائے وقت لاہور کے فاضل مدیر نے **"ہماری حُبِّ اسلام کی حقیقت"** کے زیرِ عنوان ذیل کا نوٹ تحریر کیا ہے۔ ہم بجنسہٖ درج کر کے اس پر مختصر تبصرہ کرتے ہیں۔ لکھا ہے:-

"دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے سب سے بڑے شہر میں سوسائٹی کے سب سے "اعلیٰ" طبقہ نے جس طرح ختم ہونے والے عیسوی سال کو الوداع کہا اور نئے شروع ہونے والے سال کا خیر مقدم کیا، اس کی ایک ہلکی سی جھلک اگلے روز کے اخبارات میں قارئین کی نظر سے گزر چکی ہوگی۔ گزشتہ ۲۳ سال میں اس مملکتِ خداداد میں اسلام اور اسلامی اقدار اور اسلامی نظامِ زندگی کا نام اس قدر کثرت سے لیا گیا ہے کہ اگر اس کا عشرِ عشیر بھی عملی زندگی میں اس کو اپنانے کے لئے کیا جاتا تو آج یہ ملک واقعی اسلام کا گہوارہ بن چکا ہوتا اور یہاں فرنگی مدنیت کی نمایاں ترین فتوحات "بے کاری و عریانی و مے خواری و افلاس" کے مظاہر کی بجائے اسلامی معاشرت کے روح پرور نظارے دیکھنے میں آتے۔ اسلامی اقدار کا کھلم کھلا مذاق نہ اُڑایا جا رہا ہوتا اور دین سے انحراف بلکہ بغاوت کی روش اس قدر عام نہ ہوتی۔ **واقعہ یہ ہے کہ پاکستانی قوم قول و فعل کے ایسے خوفناک تضاد کا شکار ہو چکی ہے کہ یہ حالت غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کا باعث بن سکتی ہے۔** ہم قرآن حکیم کے اس کھلے اور واضح اعلان کو یکسر فراموش کر چکے ہیں کہ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ ہم وہ بات کہیں جو ہم نہیں کرتے۔ گزشتہ ایک سال میں اس قوم کے ہر قابلِ ذکر اور غیر قابلِ ذکر سیاسی دینی قائد اور کارکن نے یہ بات **ہزاروں دفعہ** دُہرائی ہے کہ اس ملک میں اسلامی طریقِ زندگی رائج کیا جائے گا اور نعروں اور بیانات کو دیکھا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ قوم اسلام کے راستہ سے ایک انچ بھی اِدھر اُدھر ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ہمارے **عمل** کا یہ حال ہے کہ ہمارے معاشرہ کا وہ طبقہ جو سربراہی اور بالاتری کے مقام پر فائز ہے وہ اسلامی اخلاق اور اسلامی طرزِ زندگی سے

اتنا دُور ہے کہ اس سے زیادہ دُوری کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کراچی کے ایک معاصر کی اس اطلاع کو دوبارہ پڑھئے اور دیکھئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں وہ لکھتا ہے :-

"اہلِ کراچی نے بدمستی، مدہوشی، نائٹ کلبوں اور بڑے ہوٹلوں میں نیم عُریاں رقص و سرود کے دَوران نئے سال کا شایانِ شان استقبال کیا۔ لاکھوں روپے کی شراب پی گئی۔ شراب پینے والوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ شراب کی قیمتوں میں اضافہ کیوں نہیں ہوا؟ مہنگی شراب پینے میں جو مزہ ہے وہ سستی میں کہاں۔ تمام رات مولوی تمیز الدین روڈ، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ اور نذر الاسلام روڈ پر بڑے بڑے ہوٹلوں اور نائٹ کلبوں کے سامنے نشے میں دھت جوڑے اتنے شاندار انداز میں نئے سال کا خیر مقدم کرتے رہے کہ خود نئے سال کو شرم آ گئی۔ ویسے بھی کوئی نیا سال بار بار تھوڑا آتا ہے سال میں ایک ہی دفعہ تو یہ تقریب ہوتی ہے اسلئے اس کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ بہت سے غیر ملکی بھی ہمارے انتظامات دیکھ کر ہمیں ہماری شاندار ترقی پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ ۳۱ر دسمبر کی شام سارے ہوٹلوں اور نائٹ کلبوں کو سجایا گیا تھا۔ بڑے بڑے تاجر، ان کے اہلِ خاندان، امیرزادے، امیرزادیاں، کُرسیٔ انصاف پر متمکن افراد، قانون کے محافظ، بڑے بڑے افسر رنگا رنگ ٹوپیاں پہنے بارہ بجنے کے منتظر تھے۔ اچھے اچھے لوگ جو عام طور پر انتہائی ذمہ دار اور سنجیدہ معلوم ہوتے ہیں کیف و مستی کی وادیوں میں کھوئے ہوئے خود سے بیگانہ ہو رہے تھے۔ ساعتیں گزرنے کے ساتھ ساتھ رقص کی برق رفتاری اور جوش و خروش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ بارہ بجنے سے چند سیکنڈ پہلے تمام بتیاں گل کر دی گئیں اور جیسے ہی بارہ کا پہلا گھنٹہ بجا، لوگ ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ چند منٹ تک اس کیفیت میں رہنے کے بعد بتیاں جلا دی گئیں اور رقص کے دوسرے پروگرام پیش کئے گئے جس کے بعد یہ بدمست جوڑے نشے میں دُھت باہر نکل آئے۔ اس ہجوم میں بیٹے بھی تھے اور آبامیاں بھی، حوا کی بیٹیاں بھی تھیں اور قوم کی مائیں اور بہنیں بھی۔ تہذیب تو انسانیت کا مُنہ چڑا رہی تھی"

یہ تصویر اس ملک کی ہے جسے دُنیا اسلام کا ناقابلِ تسخیر قلعہ کہتی ہے جو پُوری اسلامی دُنیا کے لئے طاقت اور قوت کا سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے اور جہاں اسلامی طرزِ زندگی کو برپا کرنے کا تجربہ کیا جانیوالا ہے دعووں اور اعلانات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پُوری قوم اسلام اور اسلامی طرزِ زندگی کی والہ و شیفتہ ہے لیکن حقیقت کیا ہے اس کا اندازہ مذکورہ رپورٹ کی روشنی میں بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس رپورٹ میں جس طبقہ کی حالت سامنے آتی ہے وہ معاشرہ کا ایک بہت ہی قلیل حصہ ہے لیکن یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ یہ معاشرے کا با اثر ترین عنصر ہے۔ جو لوگ اخلاص کے ساتھ پاکستان میں اسلامی اقدار کا احیاء اور فروغ چاہتے ہیں انہیں

(باقی صفحہ ۵۲ پر)

شذرات

(۱) تکبّر کا سر نیچا
مولوی منظور احمد چنیوٹی کی ناکامی

ہفت روزہ لولاک لائل پور نے مولوی منظور احمد چنیوٹی کا ایک خط مرقومہ ۲؍دسمبر ۱۹۷۰ء شائع کیا ہے قارئین کرام اس خط کے حسبِ ذیل دو اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی منظور احمد چنیوٹی امیدوار صوبائی اسمبلی نے لکھا کہ:۔

(۱) "قادیانی کسی صورت میں بھی یہ نہیں چاہتے کہ انتخاب میں راقم کامیاب ہو جائے۔ میری کامیابی ان کے لئے پیغامِ موت ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری کامیابی یقینی ہے۔"

(۲) "یہ درست ہے کہ میرے مدمقابل کوئی مرزائی امیدوار نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے مدمقابل پوری اُمّتِ مرزائیت ہے میری فتح اُمّتِ مرزائیت کی شکست۔ اور خدانخواستہ میری شکست مرزائیت کی فتح ہے۔ میری فتح و شکست ختمِ نبوت کے وقار کا مسئلہ ہے۔" (لولاک ۲؍دسمبر ۱۹۷۰ء)

الفرقان۔ ہمارے نزدیک ہمیں اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ مولوی منظور احمد چنیوٹی اتنی تعلّی کے باوجود اپنے انتخاب میں ناکام ہو گئے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے اپنی شکست کو "ختمِ نبوت کے وقار کا مسئلہ" کہہ کر ختمِ نبوت کی توہین کی ہے۔

(۲) مودودی صاحب کی ناکام قیادت

روزنامہ ندائے ملّت ۲۱؍دسمبر ۱۹۷۰ء میں "جماعت اسلامی کی انتخابی ناکامی" کے زیرِ عنوان مقالہ کا اقتباس ہے کہ:۔

"مولانا مودودی صاحب اپنی پیرانہ سالی اور شدید علالت کے باعث موجودہ حالات میں جماعت کی قیادت کے فرائض باحسن طریق نبھا نہیں سکتے۔ وہ ایک جیّد عالم، نیک سیرت انسان، بہترین مفکّر اور فاضل واعظ ہیں مگر وہ موجودہ سیاسی کھیل کے لئے اچھے کپتان نہیں۔ اگر انتخابی معرکہ میں جماعت کی قیادت کا بوجھ ان پر نہ ڈالا گیا ہوتا تو بہتر تھا۔ وہ اچھے سیاست دان کی طرح قوم کی نبض

شناخت نہ کرسکے اور نہ انتخابی جنگ
کے لئے مؤثر طریقۂ کار اور تدابیر اختیار
کرسکے۔ انہوں نے جماعت کی انتخابی
مہم ہی غلط ڈگر پر شروع کی۔"
(ندائے ملت لاہور ۳۱ر دسمبر ۷۰ء)

الفرقان۔ بایں ہمہ اگر مودودی صاحب
قیادت سے چمٹے رہنے پر بضد ہوں اور انتہائی
ناکامی کے باوجود اپنے آپ کو قوم کا نبض شناس
قرار دے کر اب بھی کہتے رہیں کہ "ہم نے تشخیص کیا
تھا کہ قوم جہالت اور بے راہ روی کے مرض میں
مبتلا ہے۔" (ایشیا ۳ر جنوری ۷۱ء) تو انہیں
کون روک سکتا ہے؟

(۳) مودودی چیف آرگنائزر کیسے ہوں؟

ندائے ملت کے مذکورہ بالا مقالہ میں لکھا ہے:۔

"جماعت اسلامی کو چاہیئے کہ وہ ہر
صوبہ کے لئے الگ چیف آرگنائزر (ناظم)
مقرر کرے جو ہر صوبہ کے امیر کے علاوہ
ہو۔ چیف آرگنائزر اگر اچھے مسلمان
ہوں تو ان کے کوٹ پتلون پوشش
اور بغیر داڑھی ہونے میں کوئی قباحت
نہیں۔ علاوہ ازیں مرکزی قیادت میں بھی
مناسب تبدیلی کی ضرورت ہے۔"
(ندائے ملت ۳۱ر دسمبر ۷۰ء)

الفرقان۔ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ جماعت
اسلامی" اپنے مسلک اور مرکزی قیادت کو بدل لے۔
کیا مودودی صاحب اس پر راضی ہوں گے؟

(۴) "مولانا مودودی بھی آخر انسان ہیں"

ندائے ملت لکھتا ہے:۔

"مولانا مودودی بھی آخر انسان ہیں
اور ان سے علمی، فقہی اور اجتہادی غلطیاں
ہوسکتی ہیں اور ہوئی ہیں اور اگر نیک نیتی
سے جرح و تنقید کے ذریعہ کوئی غلطی نکل
آوے تو مولانا کو اس میں اصلاح کرلینی
چاہیئے۔ بڑے انسانوں کا یہی شیوہ
ہے۔" (ندائے ملت ۳۱ر دسمبر ۷۰ء)

الفرقان۔ مشورہ تو نہایت مناسب
ہے کاش کہ مودودی صاحب اس پر کان دھریں۔
آج تک کا تجربہ تو بہت مایوس کن ہے۔ آئندہ کا
حال اللہ ہی جانتا ہے۔

(۵) فری میسنوں کے سلسلہ میں مودودی افتراپردازی کا جواب

مودودی پارٹی جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر
افتراپردازی کو اپنا واحد ہتھیار سمجھتی ہے اور اسے
بار بار بکثرت استعمال کرتی ہے۔ ایشیا لاہور مودودی
پارٹی کا پرچہ ہے اپنی ۳ر جنوری ۷۱ء یعنی نئے سال
کی پہلی اشاعت میں ایک چھوٹے سے مضمون میں
پچھتر بے بنیاد کذب بیانیاں کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ
"پاکستان میں فری میسن اور قادیانیوں میں بڑا پُراسرار سا

گٹھ جوڑ ہے"۔ اس مضمون کی تردید میں روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ ؍جنوری ۱۹۷۱ء میں نہایت واضح اور زوردار مقالہ شائع ہوا ہے۔

الفرقان: فری میسن تحریک احمدیت کی معاند تحریک ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو فری میسنوں کی بابت ۱۹۰۱ء میں الہاماً اطلاع دی گئی تھی:۔

"فری میسن مسلّط نہیں کئے جائیں گے
کہ اس کو ہلاک کریں"
(تذکرہ صفحہ ۴۱۱ طبع دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کے سلسلہ میں فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھ دی ہے۔ لوگ ہمارے قتل کے ارادے کریں گے مگر خدا تعالیٰ ان کو ہم پر مسلّط نہیں کرے گا"
(الحکم ۱۰ ؍اکتوبر ۱۹۰۱ء)

۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ:۔

"کوئی موحّد اور سچّا مسلمان فری میسن میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھُلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے اسلئے اس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے"
(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۴۲)

ان تمام حالات کے باوجود اگر مودودی لوگ جھوٹ پر کمر باندھے بیٹھے ہیں اور نت نیا جھوٹا افسانہ شائع کرتے ہیں تو ان کی کہاں تک تردید کی جائیگی۔ ایسے حالات میں "ترجمان" کے الفاظ ذیل جماعت احمدیہ کے سامنے رکھنے چاہئیں کہ:۔

"کیا ان کی تردید یا تصحیح سے یہ لوگ باز آجائیں گے کبھی نہیں۔ جن لوگوں کو مرنا یاد نہ رہا ہو وہ کب خدا کے خوف کا احساس کرتے اور یوم آخرت سے ڈرتے ہیں۔ انہیں بکنے دیجئے کارواں کو آگے بڑھائیے جو لوگ بھونکنے کے لئے پیدا کئے گئے وہ بھونکتے رہیں گے۔ آپ کا نام اسوقت بھی زندہ رہے گا جب کائنات ان کی نسلوں کو بھول چکی ہوگی"۔ (ترجمان ۱۱ ؍جنوری ۱۹۷۱ء)

(۶) "خاتم المناظرین" پر پابندی (بلا تبصرہ)

جناب ڈاکٹر سبطین لکھنوی لکھتے ہیں:۔

"حال ہی میں سرگودھا کے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب خورشید نے حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کو خاتم المناظرین کا خطاب عطا فرما دیا اس پر قادیانی پریس کو اچھا خاصہ موقع ہاتھ آگیا چنانچہ معاصر الفرقان ربوہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "لال حسین اختر جیسے خاتم المناظرین کے بعد اگر کوئی مناظر پیدا ہو سکتا ہے تو خاتم النبیین کے بعد اسی طرح نبی بھی آسکتا ہے"۔ ان حالات کے پیش نظر علمائے کرام سے میں دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ دینی اصطلاحات کے اندھا دھند مجازی استعمال پر پابندی نافذ کریں"۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی یکم جنوری ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۳) ✦

ذِكْرُ نَصْرِ اللهِ الْعَظِيْم

(بقلم الاستاذ المولوی ابی المنصور ظفر محمد المحترم)

بِلُطْفِكَ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَا
نَصَرْتَ عِبَادَكَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَا
إِمَامًا هَادِيًا أَرْسَلْتَ فِيْنَا
فَآمَنَّا بِهٖ مُسْتَيْقِنِيْنَا
وَأَمَّا الْجَاحِدُوْنَ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَقَامُوْا لِقَتْلِنَا حِيْنًا فَحِيْنًا
فَقُمْتَ تُؤَيِّدُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَا
وَصِرْتَ مِجَنَّةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَا
إِذَا مَا كَادُوْا كَيْدًا كِدْتَ كَيْدًا
وَأَوْهَنْتَ مَكَايِدَ كَائِدِيْنَا
وَقَالُوا الْيَوْمَ نُهْلِكُكُمْ فَقُلْنَا
يَقِيْنًا اللهُ مَوْلٰنَا يَقِيْنَا
فَبَاتُوْا يَمْكُرُوْنَ لِيُهْلِكُوْنَا
وَبِتْنَا رَاكِعِيْنَ وَسَاجِدِيْنَا
فَلَمَّا أَصْبَحُوْا كَانُوْا هَشِيْمًا
وَأَصْبَحْنَا وَكُنَّا ظَاهِرِيْنَا
فَآبُوْا خَائِبِيْنَ وَخَاسِرِيْنَ
وَأُبْنَا حَامِدِيْنَ وَشَاكِرِيْنَا

لَقَدْ أَعْطَيْتَ أَحْمَدَ مَا وَعَدْتَّ
بِفَضْلِكَ بَيْنَنَا وَالْمُعْتَدِيْنَا
أَعَنْتَ مَنْ إِعَانَتَهٗ أَرَادَ
أَهَنْتَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّهِيْنَا
بِفَضْلِكَ يَا إِلٰهِيْ قَدْ غَلَبْنَا
عَلٰى أَعْدَائِنَا الْمُتَكَبِّرِيْنَا
فَنَحْنُ حَامِدُوْنَ وَشَاكِرُوْنَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ خَيْرًا مَّا حَيِيْنَا
وَنَشْهَدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
وَأَنَّكَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَا
وَأَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْأَنَامِ
رَسُوْلُ اللهِ خَتْمُ الْمُرْسَلِيْنَا
أَرَاكُمْ مَعْشَرَ الْأَعْدَاءِ جُرْتُمْ
وَمَا اخْتَرْتُمْ طَرِيْقَ الْعَادِلِيْنَا
فَقَدْ كَفَّرْتُمُوْنَا بِغَيْرِ حَقٍّ
وَمَا خِفْتُمْ إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَا
بِفَضْلِ اللهِ إِنَّا مُسْلِمُوْنَ
رَضِيْنَا مَذْهَبَ الْإِسْلَامِ دِيْنَا

عَفُوٌّ أَنْتَ رَبِّ فَاعْفُ عَنَّا
إِذَا أَخْطَأْنَا يَوْمًا أَوْ نَسِيْنَا

سُورَۃ المائدۃ ع

البَیَانُ

قرآن مجید کا سلیس اُردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَ

اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس تک پہنچنے کے لئے ذریعۂ قرب تلاش کرو اور

جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ

اسکی راہ میں مجاہدہ اختیار کرو تا تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔ تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے (وہ عذاب میں مبتلا

لَھُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَہٗ مَعَہٗ لِیَفْتَدُوْا بِہٖ مِنْ عَذَابِ

ہونگے) اگر ان کے لئے زمین کی سب اشیاء اور ان کی مانند اور بھی ہوں۔ اور انجام کار ان سب چیزوں کو قیامت کے دن کے عذاب

یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَا تُقُبِّلَ مِنْھُمْ ۚ وَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ یُرِیْدُوْنَ

سے بچنے کے لئے بطور فدیہ دیدیں تب بھی ان سے یہ (فدیہ) قبول نہ کیا جائیگا۔ ان کے لئے بہرحال دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے

اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا ھُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْھَا ز وَ لَھُمْ

کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہ اس سے خود نکلنے والے نہ ہوں گے۔ اُن کے لئے

مختصر تفسیر:- اس رکوع کی پہلی آیت میں مومنوں کو فلاح و کامیابی کی بشارت دی گئی ہے۔ اس کے لئے تین حکم دیئے ہیں۔ **اوّل** یہ کہ تقویٰ اختیار کرو۔ **دوم** یہ کہ قُربِ الٰہی کے لئے تمام عملی ذرائع کو اختیار کرو۔ **سوم** یہ کہ راہِ خدا میں پورا جہاد کرو۔ الوسیلۃ کے لغوی معنے ذریعہ اور قُرب کے ہوتے ہیں۔ ذاتی تقویٰ اور قُرب کی راہوں کی عاجزانہ تلاش اور اشاعت

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا

قائم رہنے والا یا بے چین کرنیوالا عذاب ہے۔ عادی چور مرد اور عادی چور عورت ہر دو کے ہاتھ کاٹ دو۔ ان کے ارتکاب جرم

جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ

کے پورے بدلہ کے طور پر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ ہاں جو شخص

تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ

اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر دے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر رجوع برحمت ہوگا۔ بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے لئے

وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

ہی ہے۔ جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہے مغفرت عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

ہر چیز اور ہر ارادہ پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے رسول! تجھے وہ لوگ رنجیدہ نہ کریں جو

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ

کفر اختیار کرنے میں جلدی کرتے ہیں یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے منہ سے کہا تھا کہ ہم ایمان لاتے ہیں

دین کے لئے مقدور بھر کوشش سے ہی روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ دوسری آیت میں کفار کے انجام کا تذکرہ ہے نیز یہ کہ ان کو عذاب سے کسی فدیہ اور کفارہ کے ذریعہ بچ نہ سکیں گے تیسری آیت میں بھی اسی سلسلہ میں ذکر ہے کہ وہ آگ سے نکل نہ سکیں گے۔ اسجگہ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا فرمایا یعنی یہ کہ وہ خود نہیں نکل سکیں گے۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ انکو نکال دیگا۔ چوتھی آیت میں عادی چور کی سزا بیان ہوئی ہے۔ الف لام تخصیص کے لئے آیا ہے۔ سرقہ جس پر حد واجب ہوتی ہے اسکی تشریح بعض احادیث میں

وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ

مگر اُن کے دل مومن نہ تھے۔ نیز ان میں سے ہیں جو یہودی ہوئے۔ یہ لوگ خود جھوٹ بولنے

لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ

کے لئے سُنتے ہیں نیز ایسے دوسرے لوگوں کے لئے آگے کا ورنے کیلئے سُننے والے ہیں جو خود تیرے پاس نہیں آئے۔ یہ لوگ

الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا

بات کو اس کے مقام اور موقع سے بدلتے ہیں۔ ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اگر یہ بات یا عقیدہ تمہیں دیا جائے یا بتایا جائے

فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ

تو اسے لے لو۔ اگر یہ نہ دیا جائے تو ہوشیار اور چوکس رہو۔ جس شخص کو عذاب

اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ

دینے کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرمالے تو اللہ کے مقابلے میں اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ یہی

الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پاک کرنے کا ارادہ نہیں فرمایا۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں

خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

بھی آئی ہے۔ فقہاء نے بھی اس پر بحث کی ہے۔ قطع الید کی مختلف صورتیں ہیں مقصد یہ ہے کہ چوری کا سدِ باب ضروری ہے۔ مردوں اور عورتوں ہر دو کی چوری کی ایک ہی سزا مقرر ہے۔ پانچویں آیت کے لفظ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ میں چوری کو ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس سے توبہ اور اصلاح کی شرط سے قبولیت توبہ کی خبر دی گئی ہے۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ قطع ید کی سزا ایسے لوگوں کو دی جانی چاہیے جو سچے معنوں میں تائب نہ ہوں۔ چھٹی آیت میں اللہ تعالیٰ کی مالکیت کا بیان ہے۔ ساتویں تا نویں آیت میں مخالفین اسلام

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ

جھوٹ کے سننے والے یا جھوٹ بولنے کیلئے سننے والے ہیں اور حرام کے کھانے والے ہیں۔ اگر یہ (کسی معاملہ کو لیکر) تیرے پاس آئیں

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ

تو ان کے درمیان فیصلہ کردے یا ان سے اعراض کرلے (جیسا تو مناسب سمجھے) ۔ اگر تو اعراض کریگا

عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ

تو بھی وہ تجھے کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے ۔ ہاں اگر تو فیصلہ کرے تو بہرحال ان کے

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَ

درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرما۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ وہ (یہودی)

كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا

رہتے ہوئے) تجھے کس طرح حَکم تسلیم کریں گے حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں ان کے عقیدہ کے مطابق

حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ

احکام الٰہی موجود ہیں پھر وہ اسکے باوجود منہ پھیرتے ہیں ۔ درحقیقت وہ (تورات پر بھی)

وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ایمان لانے والے نہیں ہیں ۔

یہود نیز منافقین کی سازشوں اور فتنہ پردازیوں کا ذکر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ دشمنانِ دین ناکام ہونگے کیونکہ انکی عملی حالت خراب ہے اور انکے کام اور ارادے سراسر شرارت پر مبنی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ آپ انکے جھگڑوں میں چاہیں تو فیصلہ کریں چاہیں تو اعراض فرمائیں۔ ہاں فرمایا کہ یہودی لوگ جب تورات کو کلام الٰہی ماننے کے باوجود اسکے احکام کی پیروی نہیں کرتے تو وہ آپکے فیصلہ جات پر دل سے کس طرح عمل پیرا ہونگے اور کس طرح آپکو حقیقی حَکم تسلیم کریں گے ؟ ✦

درس الحدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْئَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَکَ وَ نُرَوِّکَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے نعمتوں کے بارے میں پہلا سوال یہ کیا جائے گا کہ کیا ہم نے تجھے صحت جسمانی عطا نہیں کی تھی اور کیا ہم نے ٹھنڈے پانی سے تیری پیاس نہ بجھائی تھی؟

تشریح۔ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جسمانی صحت بھی ایک بڑا انعام ہے۔ موسم گرما میں بالخصوص ٹھنڈا پانی بڑی نعمت ہے۔ باقی تمام نعمتوں سے متمتع ہونا جسمانی صحت پر ہی موقوف ہے۔ اگر انسان تندرست نہ ہو تو ساری نعمتیں اس کے لئے بے کار رہیں۔ اسلئے جسمانی صحت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا لازمی ہے۔ جب انسان صحت کی قدر نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَ عَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَ فِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدمزاد حشر کے میدان میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ امور کے بارے میں دریافت کیا جائے گا (۱) اسکی عمر کے بارے میں کہ کہاں اور کیسے خرچ کی (۲) اس کی جوانی کے متعلق کہ کس طرح اسے گزارا؟ (۳) اسکے مال کے بارے میں کہ کہاں سے اور کیسے کمایا تھا (۴) اس کے مال کے متعلق کہ کہاں کہاں خرچ کیا (۵) اسکے علم کے بارے میں کہ اس کے مطابق کس طرح عمل کیا۔

تشریح۔ اس حدیث میں ان پانچ سوالوں سے آگاہ کر دیا گیا ہے جن کا جواب بروز حشر ہر انسان کو دینا ضروری ہے۔ عمر کے لحاظ سے بڑی قیمتی ہیں جوانی کی استعدادیں اور قوتیں مومن کا قیمتی سرمایہ ہے۔ مال بڑا مفید ہے بشرطیکہ جائز ذرائع سے کمایا جائے اور پھر شریعت کے مطابق خرچ کیا جائے علم بھی انسان کیلئے بابرکت نعمت ہے مگر عالم باعمل ہونا شرط ہے۔ ہم مسلمانوں کی خوش بختی ہے کہ ہمیں آخری امتحان میں پیش آنیوالے سوالوں سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان امتحانوں میں کامیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کا واقعۂ شہادت

"اے عبداللطیف! تجھ پر خدا کی رحمت اور سلامتی ہو کہ تُو نے میری زندگی میں ہی صدق و وفا کا اعلیٰ نمونہ دکھلایا۔" (تذکرۃ الشہادتین)

(محترم چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے کے قلم سے)

قلم کے جوہرِ پنہاں۔ عیاں کرتا رہا ہوں میں
مسیح پاک کی سیرت۔ بیاں کرتا رہا ہوں میں

وہ شمعِ سیرتِ عالی۔ فروزاں آج تک بھی ہے
کہ دل میں اس کی طلعت کا چراغاں آج تک بھی ہے

وہ پیکر آج بھی زندہ ہے خلوت خانۂ دل میں
کبھی آیا تھا جو۔ اس رزمگاہِ حق و باطل میں

اُسی کی تابشِ ایماں کا اک جلوہ دکھاتا ہوں
شہادت گاہِ الفت کا نیا قصہ سُناتا ہوں

یہ قصہ لالہ و گُل کا نہیں عشقِ نبی کا ہے
کہ میدانِ وفا میں ایک عزمِ آہنی کا ہے

درِ محبوب کی جب تک تمنا پائی جائے گی
یہ رودادِ وفا اُس وقت تک دُہرائی جائے گی

تھے کابل کی زمیں پر ایک مومن مردِ دلآرا
کہ ساکن خوست کے تھے۔ نام تھا عبداللطیف اُن کا

اوائل ہی سے وہ چشمِ بلند اقبال رکھتے تھے
فروغِ دیں کی خاطر نیتِ خوشحال۔ رکھتے تھے

یہ وصفِ دینداری اور یہ وجہ نورِ ایمانی
تھا اُن پہ مرتکز۔ خود حلقۂ دربارِ سلطانی

حصولِ دیں کو دُنیا پر مقدم ماننے والے
ردائے تیرگی میں نور کو پہچاننے والے

خبر جب آپ تک پہنچی مثیلِ ابنِ مریم کی
تو اُٹھی اِک تمنّا۔ والہانہ ––– خیر مقدم کی

یہ جذبِ قلبِ صدیقی۔ یہ ذوقِ پُرفشاں آئے
منازلِ عشق کی طے کر کے سُوئے قادیاں آئے

درِ محبوب تھا۔ اور ابرِ رحمت کی تھیں برساتیں
مہینوں تک رہی جاری۔ یہ باتیں اور ملاقاتیں

بساطِ دیدہ و دل پر فضائے آسمانی تھی
کہ دل تھا اور مسیحائے یہاں کی میزبانی تھی

یہ عالی منزلت مہماں تھے فائز ایسی منزل پر
جہاں ایماں ہُوا کرتا ہے۔ غالب کُل دلائل پر

بالآخر جب وطن کو لوٹ کر جانے کا وقت آیا
تو خود حضرت کا دل بھی رقّت و فرقت سے بھر آیا

مشیّت کے اشارے منکشف تھے رُوئے انور پر
کہ آ پہنچی تھی ساعت آخری محبوب کے در پر

فرازِ عرش نے جُھک کر محبت سے بلائیں لیں
مسیحِ پاک نے خود استقامت کی دعائیں دیں

لئے ایماں کی دولت صاحبِ دینِ حنیف آئے
نرالی شان سے سُوئے وطن۔ عبد اللطیف آئے

مگر اہلِ وطن پر جب کُھلا یہ حالِ شیدائی
تو ہر جانب اُٹھا یہ شور "مرزائی ہے مرزائی"

ادائے دوستاں بدلی۔ مزاجِ انجمن بگڑا
"زباں بگڑی تو بگڑی تھی۔ خبر لیجے۔ دہن بگڑا"

شقاوت، ظلم، استہزا، تمسخر اور صلواتیں!
سعادت کی جبینِ عندگی پہ چھا گئیں۔ راتیں

یہ طوفانِ بلا تھا۔ یا تعصب کی تھی تاریکی
کہ اس ریلے میں شامل ہو گیا۔ خود شاہِ کابل بھی

ہوا محبوسِ زنداں۔ احمدِ مختار کا قیدی
حضورِ سرورِ کونین کے انوار کا قیدی

تڑپ اے دل کہ روح جان و تن کی آزمائش ہے
چمن میں آج۔ خود جانِ چمن کی آزمائش ہے
عموماً دیکھنے میں کچھ یہی آیا کہ دنیا میں
جہاں حق ہے وہاں دار و رسن کی آزمائش ہے

کسی صورت نہ بھٹکا جب قدم طاعت گزاری کا
تو آیا حاکمِ کابل سے فرماں۔ سنگ باری کا

خوشا وہ جسم جو تھا جامۂ انوار کے قابل
وہ سر جو تھا ازل سے لالہ و گلزار کے قابل

وہ دب کر رہ گیا۔ دیوارِ استبداد کے نیچے
مٹا رنگِ گلستاں خشت خاک و باد کے نیچے

وہ دل کا درد۔ اندازِ فغاں تک یاد آتا ہے
محبت کا فسانہ درمیاں تک یاد آتا ہے

متاعِ کل جہاں بھی ہو تو کافی ہو نہیں سکتی!
شہیدِ عشق کے خوں کی تلافی ہو نہیں سکتی!

اے بے خبر! بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآمد فلاں نماند

نمائش تراجم و تفاسیر القرآن

کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کے ارکان کو جن بعض خاص باتوں کی سعادت حاصل ہوتی رہی ہے ان میں سے ایک قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کی نمائش ہے۔ احباب جماعت اس کے لئے اپنے امیر جماعت کی سرکردگی میں خاص کوشش فرماتے ہیں۔ اس نمائش سے جملہ زائرین میں قرآن مجید کی محبت موجزن ہوتی ہے۔ اسے پڑھنے، اسکے مطالب کو جاننے اور اسکی اشاعت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

۱۹۷۰ء میں جو مفید نمائش اس سلسلہ میں منعقد ہوئی اس کی مختصر رپورٹ احباب آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی خدمت اور اشاعت کے اس جذبہ کو کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار
ابو العطاء

نمائش تراجم و تفاسیر القرآن

(از مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب سیکرٹری سیرت کونسل کراچی)

سیرت کونسل کراچی کے زیر اہتمام احمدیہ دار المطالعہ بندر روڈ پر ۶ جون سے ۲۷ جون ۱۹۷۶ء تک تین ہفتہ کے لئے نمائش تراجم و تفاسیر القرآن منعقد کی گئی۔ یہ سراسر اسلامی اور ایمان افروز نمائش جس کا انعقاد ماہ ربیع الاول کے مبارک ماہ میں ہوا۔ اہالیانِ کراچی کی انتہائی دلچسپی کا باعث ہوئی اور ہزارہا افراد نے اسے ان ایام میں دیکھا اور اس بے مثال نمائش سے انتہائی طور پر محظوظ ہوئے۔ شروع میں نمائش صرف دو ہفتہ کے لئے منعقد کی گئی تھی بعد میں لوگوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور اصرار پر مزید ایک ہفتہ کے لئے اسے بڑھا دیا گیا۔

سیرت کونسل گزشتہ دو سالوں میں ایسی اسلامی نمائشیں منعقد کر چکی ہے جن میں سے پہلی نمائش صرف تراجم قرآن کریم اور دوسری کتب سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل تھی۔ اور اس سلسلہ کی تیسری بڑی نمائش تفاسیر القرآن تھی جس میں تراجم قرآن کریم اور اس کے قلمی اور نادر نسخے بھی رکھے گئے تھے۔ جائے نمائش کے بیرونی حصہ کو ایک گیٹ کے ذریعہ سے مزین کیا گیا تھا جس کے اوپر کلمۂ طیبہ کندہ تھا اور دونوں طرف خاتم النبیین زندہ باد اور خاتم الانبیاء زندہ باد کے نعرے تحریر کئے گئے تھے اور پھر ان کے نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں منظوم کلام کے قطعات آویزاں تھے۔ ہال کے اندر اور باہر روشنی کا خوب انتظام تھا جو بندر روڈ سے گزرنے والوں کی دلکشی کا باعث تھی۔ باہر سڑک پر کپڑے کے بینر لگائے گئے تھے اور تمام شہر میں نمائش کے پوسٹر بڑی کثرت کے ساتھ لگوائے گئے۔ اس کے علاوہ اخبارات میں بھی نمائش کی خبر شائع ہوئی اور ریڈیو سے بھی نشر ہوئی۔ معززین کو بذریعہ دعوتی کارڈوں کے مدعو کیا گیا۔

۶ جون کو نمائش کے افتتاح کے لئے ۶ بجے شام کا وقت مقرر تھا۔ افتتاحی تقریب کے لئے جائے نمائش کے سامنے انتظام کیا گیا تھا۔ سٹیج کو نہایت عمدگی سے سجایا گیا تھا اور حاضرین کے لئے نشست کا انتظام کرسیوں پر کیا گیا تھا۔ عین وقت مقررہ پر مکرم جناب میجر جنرل (ریٹائرڈ) محمد اکبر خان صاحب تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد یوسف الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے قرآن مجید کی شان میں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام "نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ کراچی نے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو مختلف سفارتخانوں سے نمائش کے انعقاد پر مبارکباد اور اس کی کامیابی کے لئے موصول ہوئے تھے۔ ازاں بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب چیئرمین سیرت کونسل نے افتتاحیہ پڑھا جس میں اس نمائش کی غرض وغایت اور خصوصیات کو بیان کیا گیا تھا۔ آپ کے بعد مکرم میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب نے خطاب فرمایا اور اس قسم کی دینی نمائش کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد مکرم جنرل صاحب نے فیتہ کاٹ کر نمائش کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور تمام نمائش کو ملاحظہ فرمایا اور تراجم قرآن کریم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

نمائش میں دنیا کی اہم زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور عہد اوّل سے لے کر تا این دم مختلف مکاتب فکر کی تفاسیر قرآنی اور حضرت عثمانؓ بن عفان کا وہ تاریخی نسخہ جس کی تلاوت کرتے ہوئے آپ شہید ہوئے تھے اور جس کا اصل نسخہ تاشقند میں ہے اس کی فوٹو کاپی رکھی گئی تھی۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر کے ہاتھ کا تحریر کردہ نسخہ قرآن کریم اور اس کے علاوہ متعدد نادر قلمی تفاسیر اور قرآن مجید کے نسخے رکھے گئے تھے۔ ان تمام تبرکات اور قرآن مجید کے متعلق علمی ذخائر کو دیکھ کر دل پر عجیب کیفیت طاری ہوتی تھی۔ چنانچہ معزز مہمان بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور نمائش کے دیکھنے کے بعد اپنے تاثرات کو یوں قلمبند فرمایا:-

"مجھے یہ دیکھ کر از حد مسرت ہوئی
کہ یہ ادارہ اس قدر عمدہ کام سرانجام
دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور بھی
ہمت اور کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔"

اس موقع پر مکرم چیئرمین صاحب نے آپ کو تفسیر صغیر اور تفسیر سورہ فاتحہ بطور تحفہ پیش کیں اور مکرم جنرل صاحب نے اپنی تازہ تصنیف "احمدیہ" دار المطالعہ کو مرحمت فرمائیں۔ نمائش کے افتتاح کے ساتھ ہی زائرین کا تانتا بندھ گیا اور رات دس بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

نمائش کے افتتاح کی خبر مقامی اخبارات میں شائع ہوئی اور فوٹو بھی شائع ہوئے۔ اسی طرح ریڈیو سے افتتاحی تقریب کے جستہ جستہ اقتباسات نشر کئے گئے۔

امسال نمائش کا اصل موضوع تفاسیر القرآن تھا۔ ایک حصہ میں عربی تفاسیر تھیں۔ یہ خانہ تمام اہم پرانی تفاسیر پر مشتمل تھا۔ دوسرے حصہ میں انگریزی اور دیگر یوروپی اور افریقی زبانوں میں قرآن کریم کی تفاسیر رکھی گئی تھیں۔ تیسرے حصہ میں اردو تفاسیر کا ذخیرہ تھا۔ یہ تفاسیر تمام مکاتب فکر کی ترجمانی کرتی تھیں۔ چوتھے حصہ میں قرآن کریم کے دنیا کی مختلف اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تھے جن میں بیشتر وہ تھے جو

جماعت احمدیہ نے شائع کئے ہیں۔ پانچویں حصہ میں پاکستان کی مختلف علاقائی زبانوں کے تراجم اور تفاسیر تھیں۔ جن میں بنگالی، سندھی، گجراتی، پشتو، پنجابی، مرہٹی وغیرہ مشہور ہیں۔ اسی طرح ایک حصہ میں فارسی تراجم اور تفاسیر رکھی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ متعدد قلمی تفاسیر اور نسخے تھے جن میں حضرت اورنگ زیب عالمگیر کا تحریر کردہ نسخہ اور شہنشاہ اکبر کے مشہور درتن جناب فیضی کی مشہور بے نقط تفسیر سواطع الالہام کا قدیم قلمی نسخہ اور مطبوعہ نسخہ بھی موجود تھا۔ سب سے بڑھ کر حضرت عثمانؓ بن عفان کے اس قرآن کی فوٹوسٹیٹ کاپی تھی جس کی تلاوت آپ شہادت کے وقت فرما رہے تھے اور آپ کے خون کے دھبے آیت فسیکفیکھم اللہ پر گرے تھے۔ اس کا اصل نسخہ تاشقند میں موجود ہے اور اس کی پاکستان میں فوٹو کاپی ایک دو سے زیادہ نہیں ہیں۔ قرآن مجید کا یہ نسخہ زائرین کی انتہائی دلچسپی کا باعث رہا۔ اس کے علاوہ دیواروں پر معلوماتی چارٹس آویزاں تھے جن پر تفاسیر قرآنی کے اسماء، قرآن مجید کے متعلق اہم اعداد و شمار، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرآن مجید کی شان میں اشعار اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انوار قرآنی کے متعلق ارشادات درج تھے۔

نمائش میں تقریباً پانچصد سے زائد تراجم تفاسیر اور نسخے تھے۔ یہ کتب کراچی کی مختلف اہم لائبریریوں اور احباب سے لیکر اکٹھی کی گئی تھیں۔ یہ کام کافی محنت طلب اور ذمہ واری کا تھا لیکن کارکنان نے بفضلہ تعالیٰ شب و روز کی محنت سے اس کام کو سرانجام دیا۔ اسی طرح نمائش کے دیگر کاموں کو کارکنان نے نہایت تندہی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ چنانچہ مکرم میجر شمیم احمد صاحب، مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد، مکرم لقمان شاہ صاحب، مکرم تاثیر احمدی صاحب، مکرم چوہدری منور احمد صاحب، مکرم رشید احمد جاوید صاحب، مکرم رشید سماٹری صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب لائبریرین نے نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے تقریباً تین ماہ مسلسل کام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نمائش میں مستورات کے لئے الگ وقت رکھا گیا تھا۔ چنانچہ ہر اتوار کو صبح سے دوپہر تک اور ہر جمعہ کو نماز کے بعد سے لیکر ۸ بجے شام تک مستورات کیلئے وقت رکھا گیا تھا۔ اس کا اعلان بھی اخبارات میں کیا گیا تھا۔ چنانچہ کافی تعداد میں مستورات بھی نمائش کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتی رہیں۔

نمائش کے دوران ایک دن خاص طور پر پریس ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندگان کے لئے رکھا گیا تھا۔ چنانچہ ان تمام کو خصوصی دعوت نامے بھجوائے گئے۔ جس میں متعدد نمائندگان نے شرکت فرمائی اور نمائش کو پوری دلچسپی سے دیکھا اور اخبارات میں نمائش کے فوٹو شائع ہوئے۔ ریڈیو پاکستان نے اس موقع پر ایک انٹرویو مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کا لیا جو ریڈیو سے نشر کیا گیا۔

نمائش کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ شروع میں نمائش پندرہ یوم کے لئے منعقد کی گئی تھی لیکن لوگوں کے اصرار اور زائرین کی کثرت کے پیش نظر ایک ہفتہ کے لئے اسے مزید بڑھانا پڑا۔ اور ہزارہا افراد نے نمائش کو دیکھا اور معلومات نوٹ کیں۔ اور اکثر احباب نے یہ تجویز پیش کی کہ اس نمائش کو بار بار منعقد کیا جائے بلکہ اسے دائمی صورت دیدی جائے۔

افتتاحی خطاب

(مخاطب جناب چوہدری احمد مختار صاحب چیرمین سیرت کونسل کراچی)

حضرات! سیرت کونسل کراچی گزشتہ سالوں میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ماہ ربیع الاول میں نمائش تراجم قرآن کریم اور نمائش کتب سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر چکی ہے جو لوگوں میں قرآن کریم سے شغف پیدا کرنے اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشناس کرانے میں بہت مفید ثابت ہوئیں اور انتہائی دلچسپی کا موجب ہوئیں۔ امسال اس کی ایک اور اہم کڑی یعنی تفاسیر قرآنی اور علوم فرقانی پر مشتمل تفاسیر و تراجم کی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس امر کی خاص طور پر کوشش کی گئی ہے کہ نزول قرآن کریم سے لیکر اب تک دنیا کی مختلف زبانوں میں مختلف مکاتیب فکر کے علماء نے قرآن کریم کی جو خدمت کی ہے اسے یکجائی صورت میں پیش کیا جائے تا کہ علماء سلف اور مفسرین کی خدمات جلیلہ کا علم ہو سکے جو انہوں نے ناگزیر حالات میں قرآن کریم کے معانی و مطالب کی اشاعت کے سلسلہ میں فرمائیں اور ہم ان سے حقیقی طور پر استفادہ کر سکیں۔

حضرات! قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس نے دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش فرمایا کہ اس کا ہر لفظ مُنزل من اللہ ہے اور ان مبارک الفاظ کا نزول ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر ہوا اور پھر اس کتاب کی حفاظت خود خدا تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ فرمایا:۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

یعنی ہم نے ہی اس قرآن کریم کو
نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی
حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہ امر واضح ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت سے مراد اس کی لفظی اور معنوی دونوں قسم کی حفاظت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی لفظی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ سامان پیدا فرمایا کہ یہ لاکھوں مسلمانوں کے سینہ میں من و عن محفوظ رہا ہے اور اس کی اشاعت بھی کثرت سے ہوئی۔ اور اس کی معنوی حفاظت یوں ہوئی کہ ہر زمانہ میں ایسے علماء اور مفسرین پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم کے لئے وقف کر دیں اور انہوں نے قرآن کریم کی خدمت کے لئے کئی علوم ایجاد کئے جن کی تعداد تقریباً تین صد بنتی ہے۔ اسی طرح مفسرین نے قرآن کریم کی تفسیروں کا بے شمار ذخیرہ اکٹھا کر دیا حتیٰ کہ ایک ایک تفسیر ہزارہا صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کام اس قدر کثرت

اور وسعت کے ساتھ ہوا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ یہ نمائش اس عظیم کام کے لئے شاہد ناطق ہے۔

سامعین کرام! قرآن مجید جونکہ کلام اللہ ہے اور مکمل کتاب ہے جیسا کہ فرمایا:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

یعنی میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔

اسلئے قرآن مجید زمان و مکان کی قیود سے بلند ہے اور کسی ایک زمانہ کی تفسیر اس کے مطالب و معانی پر محیط نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جیسے مشاہداتی اور سائنسی علوم نے تدریجی ترقی کی ہے اسی طرح قرآنی مطالب بھی ہمیشہ رُو بہ ترقی ہیں اور قیامت تک اس کتاب سے ضروریاتِ زمانہ کے لحاظ سے ایسے خزائن نکلتے رہیں گے جو انسان کی دینی و دنیوی راہنمائی کے لئے کافی و وافی ہوں گے اور ہمیشہ ایسے اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے جو اس پر غور کرنے کے بعد یہ پکار اُٹھیں گے ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا
لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ
رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
مَدَدًا ○ (الکہف ع ۱۲)

یعنی اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے روشنائی بن جاتا تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے اس سمندر کا پانی ختم ہو جاتا گو اسے زیادہ کرنے کے لئے ہم اتنا ہی پانی سمندر میں ڈال لیتے۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ اگرچہ قرآن کریم کی تفسیر میں ہزارہا جلدیں لکھی جا چکی ہیں لیکن اس کے خزانے ختم نہیں ہوئے بلکہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے اس میں سے نت نئے معانی نکلتے آ رہے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس بناء پر کوئی تفسیر بھی حرفِ آخر کہلانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ یہ تمام تفاسیر اس ناپیدا کنار سمندر کے مخفی خزانوں کی ایک ہلکی سی جھلک ہیں۔

برادرانِ کرام! قرآن کریم ایک عالمگیر شریعت ہے اور اس کی رُوحانی برکات کسی خاص قوم یا زمانہ سے وابستہ نہیں ہیں بلکہ دنیا کی مختلف اقوام اس سرچشمہ سے فیضیاب ہوئیں اور ہمیشہ ایسے افراد پیدا ہوتے رہے کہ جنہوں نے اپنے زمانہ میں پیدا ہونے والے باطل فلسفہ اور الحاد کی تاریکی کو اس کے ذریعہ دُور کیا اور قرآنی علوم کے نور کو پھیلایا۔ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ آج کے نئے پیدا ہونے والے

مسائل کا حل بھی قرآن مجید میں موجود ہے اور دنیا کی ترقی اور پائیدار امن صرف قرآنی تعلیمات کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے البتہ اس سلسلہ میں جو ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اس صحیفۂ آسمانی کے تراجم و معانی کی اشاعت اکنافِ عالم میں کریں تاکہ ربّ العالمین ہستی کی طرف سے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مطہر پر نازل ہونے والا یہ نور دنیا میں پھیل جائے اور اقوام عالم اسکی روشنی اور رحمت سے فیضیاب ہو سکیں۔ اس نمائش سے آپ کو یہ اندازہ ہو سکے گا کہ یہ عظیم اور مبارک کام منظم پیمانہ پر شروع ہو چکا ہے اور اقوامِ عالم واقعی طور پر اس کے نور سے منور ہو رہی ہیں اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے آثار اُن پر روحانیت پر نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں۔

بالآخر دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی سعادت عطا فرمائے اور اس کا ایسا سچا عشق ہمارے دلوں میں بھر دے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ پکار اٹھے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس نمائش کے افتتاح کے لئے مکرم میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب کو جو نہ صرف ایک کامیاب جرنیل رہے ہیں بلکہ ایک قابل مصنف بھی ہیں اور اپنے سینہ میں اسلام کے لئے ایک دردمند دل رکھتے ہیں تکلیف دی گئی ہے۔ انہوں نے باوجود بیماری اور مصروفیت کے ہماری دعوت کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔ اب ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عشاقِ قرآن کریم کے لئے اس نمائش کا افتتاح فرما کر ممنون فرمائیں۔

مکرم میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب کا جوابی خطاب

(از مکرم سید نعمان شاہ صاحب۔ کراچی)

مکرم میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب نے مکرم چیئرمین سیرت کونسل کے افتتاحی خطاب کے بعد جو تقریر فرمائی اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

برادرانِ کرام! میں اپنے لئے یہ عزت باعثِ فخر سمجھتا ہوں کہ میں آپ کی خدمت میں ایک بار پھر حاضر ہوا ہوں۔ آپ کی جماعت کے ساتھ میری وابستگی ۱۹۰۵ء سے ہے اور میں نے آپ حضرات کو بہت قریب سے دیکھا اور آپ سے بہت کچھ سیکھا۔ آپ کے امیر جماعت صاحب نے قرآن مجید کے متعلق بہت کچھ فرما دیا ہے ہاں ایک گوشہ میرے لئے چھوڑ دیا ہے اور وہ قرآن مجید کی جنگ اور جہاد کے متعلق شاندار تعلیم ہے مسلمانوں کی عہدِ اول میں کامیابی کی حقیقی وجہ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے اس کی اور کوئی وجہ نہیں کیونکہ قرآن مجید میں جنگ کی Stratagy کا بھی ذکر ہے اور موجودہ دور کی اقوام ان طریقوں کو اختیار کر کے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو رہی ہیں۔ آپ نے خاص طور پر چین کی مثال پیش کی کہ وہ درحقیقت اسلامی طریق

جنگ پر بھی عمل پیرا ہے اور کامیاب ہو رہا ہے اسلئے ہمیں کسی اور ملک کے طریق جنگ کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قرآن مجید سے ہی اسکے متعلق راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن مجید کو غور اور توجہ سے پڑھا جائے۔ تاکہ ہم اپنے ملک، قوم اور بچوں کو عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کے لئے ہدایت کر سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی جماعت قرآن مجید سے شغف رکھتی ہے اور اسے پڑھتی ہے اور یہ نمائش اس کا واضح ثبوت ہے۔

مکرم جنرل صاحب نے اس خطاب کے بعد احمدیہ دارالمطالعہ کو اپنی تین انگریزی تصانیف بطور تحفہ عطا فرمائیں جو قرآن مجید کی روشنی میں جنگ کے متعلق آپ نے تحریر فرمائی ہیں۔

تفاسیر القرآن

مختصر تاریخی جائزہ

(مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ کراچی)

خدا تعالیٰ کی ہر تخلیق بے شمار خزائن سے مملو ہے اور انسان جس قدر غور و فکر سے کام لیتا ہے اسی قدر نت نئے عجائبات ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں اور الٰہی خزانوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ فرماتا ہے :۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔

یعنی ہر چیز کے ہمارے پاس بیشمار خزانے ہیں اور ہم ان کو ایک اندازہ کے مطابق اتارتے رہتے ہیں۔

جس طرح مادی اور ارضی دنیا میں انسانی غور و فکر اور خدا تعالیٰ کی راہنمائی کے نتیجہ میں عظیم الشان ایجادات اور عجیب و غریب فنون ظاہر ہوئے ہیں اور روز بروز ظہور پذیر ہو رہے ہیں اسی طرح آسمانی اور روحانی دین کے سرچشمۂ ہدایت قرآن مجید پر غور و فکر کے نتیجہ میں بے شمار علوم و فنون ظاہر ہوئے اور خود خدا تعالیٰ نے اپنے پاک اور مطہر بندوں کو ان معارف کی طرف راہنمائی فرمائی اور اس کا سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک اس عظیم کان سے روحانی لعل و جواہر کے خزانے ظاہر ہوتے رہیں گے اور انہی خزانوں کی عظمت و منزلت کا دنیا کو معترف ہونا پڑے گا ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآن مجید کا نزول عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ میں ہوا اور اس کے مطالب کی تشریح و توضیح کو علم التفسیر کہا جاتا ہے اور اس علم کے ماہر کو مفسر کے نام سے ملقب کیا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت صرف قرآن مجید کی الہامی کتاب کو ہی حاصل ہے کہ ایک مستقل طبقہ مفسرین کا پیدا ہوا جنہوں نے اپنی تمام زندگیاں اسی کے مطالب کو بیان کرنے اور ان کو ضبطِ تحریر میں لانے

کے لئے گزار دیں اور قرآن مجید کے درس و تدریس کو ہی اپنا وظیفۂ حیات سمجھا اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بے شمار روحانی خزائن کے ذخائر مہیا کئے۔ چنانچہ علمائے سابقین اور مفسرین کی تعداد بلاشبہ ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ ذیل میں ہم گزشتہ چودہ سو سال کے اس عظیم کام کا ایک مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں۔

(۱)

مفسّرِ اوّل۔ قرآن مجید کا نزول سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ہوا۔ آپؐ حاملِ شریعتِ قرآنی تھے اور اس دائمی شریعت کی قولی و عملی تفسیر آپؐ نے ہی پیش فرمائی۔ چنانچہ قرآنی احکام کی حقیقت اور صحیح مفہوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنّت طیبہ سے ہوتا ہے کیونکہ آپؐ کا کردار بقول حضرت عائشہؓ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن کا مصداق تھا۔ اسی طرح حضورؐ نے بعض قرآنی آیات کی تفسیر بیان فرمائی اور کتب احادیث میں محدثین نے تفسیر کے عنوان سے ہی ان کو الگ باب میں درج فرمایا۔ اس لحاظ سے پہلی تفسیر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں ہے۔ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مفسّرِ اوّل ہیں۔

خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ

صحابہ کرامؓ کو سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ذاتی طور پر مستفیض ہونے اور قرآن مجید کی آیات و احکام کو خود حضور علیہ السلام سے سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خود حضور علیہ السلام نے خلفائے راشدین کے متعلق فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ اور صحابہ کرامؓ کے متعلق فرمایا اصحابی کالنجوم بأیھم اقتدیتم اھتدیتم۔ اس لحاظ سے دوسرے نمبر پر ان بزرگان کی تفسیر ارجح اور مقدم ہے۔ چونکہ احادیث میں تفسیر بالرائے کے متعلق وعید آئی ہے اس لئے صحابہ قرآن کریم کی تفسیر میں بہت احتیاط برتتے تھے اور ان سے اس بارے میں بہت کم روایات مروی ہیں۔ ان مفسّر صحابہ کرامؓ میں خلفاء اربعہ کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ابی بن کعبؓ، زیدؓ بن ثابت، ابوموسیٰ اشعریؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ بہت مشہور ہیں اور ازواجِ مطہرات میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہؓ معروف ہیں۔

تفسیر ابن عباس

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہجرت سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم سن تھے۔ حضورؐ نے ان کے متعلق دعا فرمائی تھی۔ اللّٰھم فقّھہ فی الدّین و علّمہ الکتاب والحکمۃ والتاویل چنانچہ حضورؐ کی دعا کے معجزانہ اثر کے طور پر آپؓ زمرۂ مفسرین میں خاص مقام پر فائز ہیں اور آپؓ

کو ترجمان القرآن اور سلطان المفسرین کے القاب سے نوازا گیا ہے۔ آپ کی طرف کئی تفاسیر منسوب ہیں جو متفرق اور مختلف ہیں جن میں سے ایک تنویر المقیاس ہے جو عام طور پر تفسیر ابن عباس[له] کے نام سے مشہور ہے۔

(۲)
تابعین کا دور

صحابہؓ کے دور میں اُمّتِ مسلمہ میں اعتقادی اور فقہی اختلافات کی بناء پر مختلف مکاتب فکر پیدا نہیں ہوئے تھے اسلئے قرآن مجید کی تفسیر میں اختلافی مسائل کا دخل نہیں تھا لیکن تابعین کے دور میں مختلف فرقے معرضِ وجود میں آنا شروع ہو گئے جن میں خوارج اور قدریہ مشہور رہیں اس وجہ سے ان اعتقادی اختلافات کا اثر خود قرآن کریم کی تفسیر میں بھی ظاہر ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح اسلامی حکومت مختلف عجمی علاقوں تک وسیع ہو گئی تھی اور ایرانی، رومی اور دیگر ممالک کے تمدن سے ٹکراؤ کے نتیجہ میں نت نئے مسائل پیدا ہو گئے۔ اسلئے اگرچہ تابعین نے اپنے بزرگ صحابہؓ کے طرزِ عمل کو اختیار کیا اور انہی کی روایات کو مشعلِ راہ بنایا تاہم نئے تقاضوں کے پیشِ نظر ان کا حل بھی ضروری تھا۔ چنانچہ اس عہد میں وہ اپنے اجتہاد سے قرآن و سنت سے استنباط و استدلال کرتے رہے اس وجہ سے تشریحات میں اختلافات اور تنوع لازمی امر تھا۔

تابعین میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے چار شاگرد مشہور رہیں:-

(۱) علقمہ (۲) اسود (۳) مسروق (۴) قیس بن ابی حازم

اور حضرت ابن عباسؓ کے پانچ شاگرد معروف ہیں:-

(۱) مجاہد (۲) سعید بن جبیر (۳) عکرمہ (۴) طاؤس بن کیسان (۵) عطاء بن ابی رباح۔

سعید بن جبیر کی تفسیر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے لکھوائی تھی اور شاہی خزانہ میں محفوظ رہی۔ کچھ عرصہ بعد عطاء بن دینار کے

له حضرت ابن عباسؓ کی طرف منسوب تفاسیر کے متعلق بزرگ علماء کی رائے یہ ہے کہ وہ ناقابلِ اعتبار اور غیر ثقہ ہیں۔ علامہ شوکانی فرماتے ہیں:-

ومن جملة التفاسير التي لا يوثق بها تفسير ابن عباس فانه مروي من طرق الكذابين۔

(فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ)

یعنی وہ تفاسیر جو ناقابلِ اعتبار ہیں ان میں سے ایک تفسیر ابن عباس ہے کیونکہ وہ کذاب راویوں سے مروی ہے۔

اسی طرح علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:-

هذه التفاسير الطوال التي اسندوها الى ابن عباس غير مرضية ورواتها مجاهيل

(تفسیر اتقان جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

یعنی یہ لمبی لمبی تفاسیر جن کو ابن عباس کی طرف منسوب کیا گیا ہے ناپسندیدہ ہیں اور انکے راوی غیر معتبر ہیں۔

ہاتھ آگئی اور ان کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسی طرح مجاہد نے ۱۲۳ھ ہجری میں تفسیر لکھی جو کتب خانہ خدیویہ مصر میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر ابو العالیہ، تفسیر نخعی، تفسیر عکرمہ، تفسیر حسن، تفسیر امام باقر، تفسیر عطاء اور تفسیر قتادہ مشہور ہیں۔

(۳)

تبع تابعین کا دور

یہ دور جو تقریباً تیسری صدی کے آخر تک ممتد ہے بڑا ہی اہم ہے کیونکہ اس دور میں علم التفسیر کی باقاعدہ بنیاد پڑی اور قرآن کریم سے متعلق متعدد علوم کی تدوین کا کام باقاعدہ شروع ہوا جن میں ناسخ و منسوخ، اسباب نزول، احکام القرآن اور غرائب القرآن کی تشریح و توضیح وغیرہ شامل ہیں۔ بعد میں ان علوم میں غیر معمولی ترقی ہوئی اور ان کی تعداد تقریباً تین صد تک جا پہنچی۔ نیز اس عہد میں سب سے زیادہ اہم کام یہ ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہؓ اور تابعین سے مروی تفاسیر کو یکجا جمع کر دیا گیا۔ بے شک اس ذخیرہ میں بہت سی ضعیف اور موضوع روایات بھی جگہ پا گئیں تاہم مجموعی طور پر ایسا ذخیرہ جمع ہو گیا جس سے روایات کی جمع و تدوین کا کام سرانجام پا گیا۔ اسی طرح اس مجموعہ میں بعض اسرائیلیات بھی ان تفاسیر میں راہ پا گئیں جن کو آئندہ آنے والے مفسرین نے بھی اپنی تفاسیر میں نقل کر دیا۔ بہرحال یہ دور روایات کی جمع و تدوین کا تھا اور یہ کام محقق کا تھا کہ وہ قرآن و سنّت کے مطابق اس ذخیرہ کے صحیح اور مفید مواد سے استفادہ کرے۔

(۴)

تفسیر ابن جریر

مصنفہ ابوجعفر ابن جریر طبری

(۲۲۴ھ - ۳۱۰ھ) ضخامت گیارہ جلدیں تیس حصص۔

یہ تفسیر بالماثور ہے اور روایات کے اعتبار سے انسائیکلوپیڈیا کہلانے کی مستحق ہے۔ لغت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ یہ عظیم اور معتبر تفسیر ہے۔

چوتھی صدی میں تفسیر ابن جریر طبری کے علاوہ مندرجہ ذیل تفسیریں مشہور ہیں:۔

تفسیر ابوالحسن۔ مصنفہ امام المتکلمین ابوالحسن اشعری (متوفی ۳۲۵ھ)

تفسیر نیشاپوری۔ مصنفہ شیخ احمد بن محمد نیشاپوری (متوفی ۳۵۳ھ)

تفسیر عسکری۔ مصنفہ شیخ ابوہلال بن عبداللہ (متوفی ۳۹۵ھ)

(۵)

التبیان فی تفسیر القرآن

مصنفہ ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی۔ ضخامت بیس ۲۰ جلدیں۔ (۳۸۵ھ - ۴۶۰ھ)

ابوجعفر شیعی عالم تھے اور یہ تفسیر اہل تشیع کے نزدیک بہت معتبر ہے۔

علاوہ ازیں پانچویں صدی میں جو تفاسیر لکھی گئیں ان میں مندرجہ ذیل دو زیادہ مشہور رہیں :-

تفسیر ابن فورک - مصنفہ امام ابوبکر محمد بن حسن نیشاپوری (۴۰۶ھ) زمرۂ متکلمین کے سرخیل تھے -

تفسیر قشیری - مصنفہ امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن (۴۶۵ھ)

(۶)

تفسیر کشاف - مصنفہ علامہ جاراللہ محمود بن عمر الزمخشری

ضخامت دو جلدیں (۴۶۷ھ - ۵۲۸ھ)

علامہ زمخشری معتزلی تھے اسلئے آپ کی تفسیر میں عقلی پہلو نمایاں ہے - آپ لغت کے ماہر اور علم کلام میں معتبر عالم تھے - یہ تفسیر بہت مقبول ثابت ہوئی - چنانچہ بعد میں آنے والے مفسرین نے اس پر شرحیں و حواشی تحریر کئے بعض نے اس کا تنقیدی جائزہ لیا اور بعض نے اسکے خلاصے شائع کئے -

مجمع البیان - مصنفہ شیخ ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی

ضخامت پانچ جلدیں (۴۶۸ھ - ۵۰۲ھ)

آپ اہل تشیع کے فرقہ امامیہ کے اکابر فضلاء میں سے تھے شیعوں کے نزدیک یہ تفسیر بہت معتبر ہے -

ان کے علاوہ چھٹی صدی میں مندرجہ ذیل تفاسیر مشہور ہیں :-

تفسیر بیہقی - مصنفہ شیخ ابوالمحاسن مسعود بن علی بیہقی (۵۴۴ھ)

معالم التنزیل - مصنفہ ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغوی (۵۱۶ھ)

تفسیر ابو البقاء - مصنفہ شیخ عبداللہ بن حسین عکبری (۵۲۰ھ)

(۷)

مفاتیح الغیب مشتہر بالتفسیر الکبیر - مصنفہ امام فخرالدین محمد الرازی - ضخامت آٹھ جلدیں

(۵۵۴ھ - ۶۰۶ھ)

امام صاحب نے اس کو خود مکمل نہیں کیا تھا بلکہ سورہ انبیاء تک تحریر کی تھی کہ وفات پاگئے اور بعد میں شیخ نجم الدین احمد بن محمد (متوفی ۷۲۷ھ) نے اس کو مکمل کیا -

امام رازی "امام المتکلمین" کے لقب سے ملقب ہیں آپ کے عہد میں اسلام پر عقلی و نقلی اعتراضات کی بھرمار تھی - آپ نے تمام باطل اعتراضات کی پُرزور تردید فرمائی اور خصوصاً معتزلیوں کے غلط افکار کا ردّ فرمایا - بہت عمدہ اور اعلیٰ پایہ کی تفسیر ہے -

تفسیر ابن العربی - مصنفہ شیخ اکبر عارف باللہ محی الدین ابن العربی ضخامت دو جلدیں -

(۵۶۱ھ - ۶۳۸ھ)

حضرت ابن العربی سرزمین اندلس میں پیدا ہوئے - اہل تصوف کے شیوخ میں سے تھے - آپ کی تفسیر میں تصوف کا رنگ غالب ہے - اس کے علاوہ آپ کی تصانیف کثیرہ میں سے فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم مشہور ہیں -

تفسیر بیضاوی موسومہ انوار التنزیل و اسرار التاویل

مصنفہ قاضی ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بن عمر البیضاوی (متوفی ۶۹۲ھ)

یہ تفسیر کشاف اور تفسیر کبیر کا خلاصہ ہے۔ امام بیضاوی شافعی المذہب تھے۔ آپ کی تفسیر نے بہت شہرت حاصل کی اور اس پر بہت علماء کرام نے تعلیقات، حواشی اور تلخیص کا کام کیا۔

تفسیر قرطبی مصنفہ امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی ضخامت پندرہ جلدیں (متوفی ۶۷۱ھ)

یہ تفسیر عظیم المرتبت ہے۔ اس میں فقہی مسائل پر تنقید و محاکمہ اور عمدہ مباحث و مسائل ہیں۔

(۸)

تفسیر ابن کثیر مصنفہ امام ابوالفداء عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی (۷۰۰ھ-۷۷۴ھ)

یہ تفسیر بہت متداول ہے۔ اس کا اردو ترجمہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے اس تفسیر میں ابن جریر کی طرح آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر احادیث اور آثار سے کی گئی ہے اور روایات پر محاکمہ اور تنقید بھی کی گئی ہے۔

تفسیر بحر محیط مصنفہ امام اثیر الدین المعروف ابوحیان اندلسی ضخامت ۸ جلدیں (۶۵۴ھ-۷۴۵ھ)

مدارک التنزیل مصنفہ حافظ عبداللہ بن احمد النسفی (۷۰۱ھ)

یہ تفسیر معتبر ہے اور اہلسنت کے مسلک کی نمائندگی کرتی ہے۔

(۹)

تفسیر حسینی مصنفہ ملا حسین واعظ کاشفی (متوفی ۹۱۰ھ)

زبان فارسی۔ اس کا اردو ترجمہ تفسیر قادری کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

تفسیر جلالین مصنفہ شیخ جلال الدین محمد بن احمد محلی (متوفی ۸۶۴ھ)

امام جلال الدین السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)

یہ جلالین کے نام سے اسلئے معروف ہے کہ اسے دو ایسے اشخاص نے تصنیف کیا جن کا نام جلال الدین تھا۔ یہ تفسیر مختصر اور عام فہم ہے۔ یہ بہت مقبول ہوئی اور اسکی بہت سی شروح اور حواشی لکھے گئے ہیں

(۱۰)

درّ منثور مصنفہ علامہ جلال الدین السیوطی۔

ضخامت۔ چھ جلدیں۔

یہ تفسیر بالماثور ہے یعنی روایات اور احادیث کو زیادہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں علوم قرآن میں امام سیوطی کی کتاب اتقان بہت معروف ہے۔

تفسیر ابی السعود مصنفہ خاتمۃ المحققین ابوالسعود محمد بن محمد العمادی۔ (۸۹۶ھ-۹۵۱ھ)

ضخامت۔ پانچ جلدیں۔

کتاب کا اصل نام "ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم" ہے۔

مجمع البحار مصنفہ شیخ محمد طاہر صدیقی پٹنی۔ (متوفی ۹۸۶ھ)

ہندوستان کے مشہور مفسرین میں سے تھے۔

(۱۱)

سواطع الالہام مصنفہ ابوالفیض فیضی (متوفی ۱۰۰۴ھ)

دربارِ اکبری کے مشہور رتن فیضی کی عربی زبان میں نقطوں کے بغیر مشہور تفسیر ہے۔

تفسیر صافی ۔ مصنفہ محمد بن مرتضیٰ المعروف ملا محسن (متوفی سنہ ۱۰۹۱ھ)

یہ تفسیر اہل تشیع کے نزدیک مستند اور معتبر ہے ۔

جواھر التفسیر ۔ مصنفہ ملا حسین واعظ زبان فارسی سنہ ۱۰ ۱ھ میں تحریر کی ۔ اسکے قلمی نسخے مشہور لائبریریوں میں ہیں ۔

(۱۲)

تفسیر احمدی ۔ مصنفہ ملا جیون امیٹھوی (متوفی سنہ ۱۱۳۰ھ)

ملا جیون شاہ، شاہ عالمگیر کے استاد تھے اور لکھنؤ کے نواح قصبہ امیٹھی کے رہنے والے تھے ۔

تفسیر روح البیان ۔ مصنفہ خاتمۃ المفسرین شیخ اسماعیل بروسوی ۔ ضخامت دس ۱۰ جلدیں ۔ (سنہ ۱۱۳۷ھ)

(۱۳)

فتح القدیر ۔ مصنفہ امام محمد بن علی بن محمد شوکانی یمنی زبان عربی ۔ (سنہ ۱۱۷۳ھ ۔ سنہ ۱۲۵۰ھ) ۔

ضخامت ۔ پانچ جلدیں ۔

یہ تفسیر اصل میں قرطبی، بیضاوی، کشاف اور تفسیر ابوالسعود کو ملحوظ رکھ کر لکھی گئی ہے. نواب صدیق حسن خان صاحب نے اس کو "فتح البیان" کے نام سے دس ۱۰ جلدوں میں سنہ ۱۳۰۲ھ میں شائع کیا ۔

تفسیر مظہری ۔ مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۔ (متوفی سنہ ۱۲۲۵ھ) زبان عربی ضخامت چھ جلدیں

انہوں نے اپنے پیر حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے نام پر رکھا ۔

تفسیر فتح العزیز ۔ مصنفہ شاہ عبدالعزیز ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی سنہ ۱۲۳۹ھ) ضخامت دو ۲ جلدیں ۔

آپکے بھائی شاہ عبدالقادر صاحب نے سنہ ۱۲۰۵ھ میں "موضح القرآن" کے نام سے اردو ترجمہ شائع کیا ۔

(۱۴)

روح المعانی ۔ مصنفہ مفتی بغداد علامہ سید محمود آلوسی (متوفی سنہ ۱۳۰۴ھ) ۔

ضخامت چھ جلدیں ۔ ۳۰ حصص ۔

گزشتہ تفاسیر کو ملحوظ رکھ کر لکھی گئی ہے ۔

تفسیر المنار ۔ مرتبہ علامہ محمد رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار (متوفی سنہ ۱۳۵۴ھ)

علامہ رشید رضا نے اپنے پرچہ المنار میں اپنے استاد مفتی محمد عبدہ کے دروس کو قلمبند کیا اور پھر کتابی صورت میں اپنے رسالہ کے نام پر شائع کیا ۔

یہ تفسیر نامکمل ہے اور سورہ یوسف تک ہے ۔

اس میں عصر حاضر کے مسائل کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔

تفسیر الجواھر ۔ علامہ طنطاوی مصری ۔ (متوفی سنہ ۱۳۵۹ھ) زبان عربی ضخامت ۳۰ جلدیں

اس میں عصر حاضر کے سائنسی علوم کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔

فی ظلال القرآن ۔ مصنفہ علامہ سید قطب (متوفی سنہ ۱۳۸۶ھ)

ضخامت دس جلدیں ۔ زبان عربی ۔

اس میں عصر حاضر کے مسائل اور خاص طور پر معاشی اور تمدنی امور میں اسلامی راہنمائی کی تفصیل ہے ۔

اردو تفاسیر

تیرھویں صدی کے آخر تک قرآن کریم کی تفاسیر صرف عربی زبان اور چند ایک فارسی زبان پر مشتمل تھیں

اور دیگر زبانوں میں قرآن کریم کی تفاسیر اور مطالب کے لئے کام نہیں ہوا تھا۔ چودھویں صدی کے شروع میں جب مذاہب میں ایک عام بیداری کی رُوح پیدا ہوئی اور مباحثات مناظرات کا سلسلہ شروع ہوا تو اس عمومی بیداری کے نتیجہ میں مسلمانوں کے فرقے بھی متاثر ہوئے اور خاص طور پر اس کا دَور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ نے مذہبی تبادلہ خیالات اور مباحثات میں اس زرّیں اصل کو پیش فرمایا کہ اپنے دعویٰ اور دلائل کو اپنی الہامی کتب سے پیش کیا جائے اس لحاظ سے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی کتب ایک رنگ میں قرآن کریم کی تفسیر پر مشتمل ہیں جن میں نہایت عمدہ پیرایہ میں عصر حاضر کے مسائل کی روشنی میں قرآنی علوم کو پیش کیا گیا ہے۔ آپؑ کی بعثت کے ساتھ چونکہ مسلمانوں کے دیگر فرقے بھی خواب گراں سے بیدار ہوئے تھے اسلئے انہوں نے بھی قرآن مجید کی طرف توجہ کی اور اپنے مزعومہ عقائد کا اثبات قرآن مجید سے کرنا شروع کیا اور پھر مختلف فرقوں کے علماء نے اپنے مسلک کے نقطۂ نظر سے قرآن مجید کی تفاسیر شائع کیں۔ اب یہ ذخیرہ بہت وسیع ہے۔ ان میں سے بعض تفاسیر کا ذکر ذیل میں درج ہے:-

تفسیر حقانی - (اصل نام فتح المنان ہے) مصنفہ عبدالحق دہلوی صاحب (متوفی سنہ ۱۹ء) ضخامت ۸ جلدیں۔

بیان القرآن - مصنفہ اشرف علی صاحب تھانوی

تفسیر ثنائی - مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ماجدی - مصنفہ مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی

ترجمان القرآن - " ابوالکلام آزاد (نامکمل)

تفہیم القرآن - " سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب (")

بیان القرآن - " مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے

خزینۃ العرفان و تفسیر سورہ فاتحہ - حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی تقریباً ۸۰ کتب میں قرآن مجید کی جو تفسیر مختلف کتابوں میں مندرج ہے اسے یکجائی صورت میں خزینۃ العرفان کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورہ فاتحہ کی جو تفسیر آپؑ نے اپنی متعدد کتابوں میں تحریر فرمائی ہے اسے بھی تفسیر سورہ فاتحہ کے نام سے دیدہ زیب طور پر شائع کیا گیا ہے۔

نوٹ درس القرآن - حضرت مولانا نورالدینؓ خلیفہ اوّل کی تمام زندگی قرآن مجید کے درس و تدریس میں گذری آپ کے درس کے نوٹ ایک جلد میں شائع کئے گئے ہیں۔

تفسیر کبیر - حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ نے قرآن مجید کی تفسیر گیارہ جلدوں میں فرمائی ہے افسوس یہ تفسیر آپ کی زندگی میں مکمل نہ ہوسکی۔ اس تفسیر کی خوبی یہ ہے کہ اس میں قرآن مجید کو مربوط اور مرتّب صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ تمام قرآن مجید میں باہمی ربط اور پھر سورتوں کا باہمی ربط اور آیات کے باہمی ربط کو بڑی تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ اس رنگ میں آج تک ایسی کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی اسی طرح اس تفسیر میں لغوی معانی کی روشنی میں قرآن مجید کے متعدد بطون پیش کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق اردو کے مایۂ ناز انشاء پرداز جناب علامہ نیاز فتحپوری کی رائے درج کرنا مفید ہوگا۔ فرماتے ہیں:-

"حضرت کی تفسیر کبیر جلد سوم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ کیا گیا ہے"

اسی طرح فرماتے ہیں :-

"تفسیر کبیر دیکھنے کی چیز نہیں حرز جان بنانے کی چیز ہے۔"

نمائش کے انعقاد کے متعلق چند اہم پیغامات

(میجر شمیم احمد صاحب ڈپٹی چیئرمین سیرت کونسل کراچی)

نمائش تراجم و تفاسیر القرآن کے انعقاد پر مختلف سفارتخانوں نے دلچسپی کا اظہار کیا چنانچہ ایران اور عراق کے سفارتخانوں سے کتب موصول ہوئیں اور اسکے علاوہ دیگر سفارتخانوں کی طرف سے نمائش کی کامیابی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار اور کامیابی کی دعا کی گئی۔

۱۔ سفارتخانہ مملکت مراکش نے اپنے پیغام میں نمائش کی کامیابی کی دعا کی اور امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی اس قسم کی نمائشیں کی جائیں گی اور مراکش کے سفارتخانے کو اس میں تعاون کرنے کا موقعہ ملے گا۔

۲۔ مملکت انڈونیشیا کے سفارتخانے کے فرسٹ سیکرٹری اطلاعات، جناب جلال الدین حسن صاحب نے نمائش کی کامیابی کی دعا کی۔

۳۔ ملائشیا کے ہائی کمشن کے سیکرٹری نے ہائی کمشنر کی طرف سے پیغام میں کہا کہ ہز ایکسیلنسی اور ہائی کمیشن کے دیگر اراکین تراجم و تفاسیر القرآن کی نمائش کی کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔

۴۔ مملکت سعودی عرب کے ناظم الامور نے بھی نمائش کی کامیابی کی دعا کی۔

۵۔ جمہوریہ غانا کے سفارتخانے کے پیغام میں نمائش کی کامیابی کی دعا کی گئی اور کہا گیا کہ سفارتخانہ آئندہ بھی ہر طرح سے تعاون کرے گا۔

۶۔ مغربی جرمنی کے سفارتخانے کے کلچرل اتاشی نے بھی نمائش کی کامیابی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

۷۔ سفارتخانہ ایران کے قونصل جنرل جناب منوچہر سیپاہ بادی نے اپنے پیغام میں نمائش تراجم و تفاسیر القرآن کے موقعہ پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

۸۔ کراچی میں برطانوی کونسل کے نمائندے نے بھی نمائش کی کامیابی کی دعا کرتے ہوئے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

۹۔ پاکستان میں اقوام متحدہ کے ڈائرکٹر نے نمائش کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اس کی کامیابی کی دعا کی۔

مکتبہ الفرقان ربوہ
سے جملہ کتب طلب فرما سکتے ہیں۔ نبراس المومنین (مجموعہ احادیث) کا دسواں ایڈیشن طبع ہو چکا ہے۔ قیمت پچاس پیسے ہے۔

وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ

{ جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں خاکسار ابوالعطاء نے مندرجہ ذیل تقریر کی تھی جسے افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ـــــــ }

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ
اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ
اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○ وَكَذٰلِكَ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ
مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ

(الشوریٰ ع ۵)

○ گوہر وحی خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے ہے جائے عز و افتخار
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشک تتار
یہ وہ ہے مفتاح جس سے آسماں کے در کھلیں
یہ وہ آئینہ ہے جس سے دیکھ لیں روئے نگار
بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار
ہے خدا دانی کا آلہ بھی یہی اسلام میں
محض قصوں سے نہ ہو کوئی بشر طوفاں سے پار
ہے یہی وحی خدا عرفان مولیٰ کا نشاں
جس کو یہ کامل ملے اس کو ملے وہ دوست دار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اسلامی نظریہ کا ماخذ و منبع

حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ذریعہ دین کو کامل کر دیا۔ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ع ۱) کہ میں نے آج تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور اسلام کو بطور دین تمہارے لئے ہمیشہ کے واسطے پسند کر لیا ہے۔ قرآن مجید کے

متعلق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجرع) کہ ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ تیسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں فرماتا ہے وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝ (النحل ع) کہ یہ کتاب انسانوں کی سب ضرورتوں کا علاج بیان کرنے والی ہے۔ ایک اور جگہ قرآن پاک کو دیگر تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی قائم رہنے والی صداقتوں کا جامع قرار دیا۔ فرمایا فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینہ ع) کہ ان قرآنی صحیفوں میں قائم رہنے والی سب تعلیمات موجود ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید کو کتب سابقہ کا مصدق اور مہیمن ٹھہرایا گیا ہے۔ اسے قَوْلٌ فَصْلٌ کہا گیا ہے جس کے معنے ہیں الذی لا ینسخ جو کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ (المفردات)

غرض قرآن مجید ایک قطعی اور یقینی کلام الٰہی ہے، کامل شریعت ہے، ہر قسم کے تغیر اور تبدیلی سے پاک ہے، اس میں تمام دینی ضرورتوں کا حل موجود ہے پس اسلام اور اس کے جملہ نظریات کا منبع اور ماخذ قرآن مجید ہی ہے۔ اُمّتِ مسلمہ کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا قطعی اور یقینی کلام ہے۔ جو حدیث یا قول یا تعلیم قرآن مجید کے مخالف ہے وہ غلط اور ناقابلِ قبول ہے۔ دشمنانِ اسلام اور مستشرقین کا بھی اس پر اجماع ہے کہ موجودہ قرآن مجید حرف بحرف بعینہٖ وہی ہے جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کے سامنے پیش کیا اور مسلمانوں کو دیا۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ مشہور مستشرق سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں لکھتا ہے :-

"There is otherwise every security, internal and external that we possess a text same as that which Mohammad himself gave forth and used."

(Life of Mohammad by Sir William Meur, Page 561)

آج کی تقریر کا عنوان "وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ" مقرر ہے۔ اس سلسلہ میں جامع، بنیادی اور واضح ہدایت ہمیں قرآن مجید سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ وہی اسلامی نظریات کا سرچشمہ ہے۔ اسی کے ذریعہ دینِ اسلام کو مکمل کیا گیا ہے۔ پس موجودہ علماء یا عام لوگوں کے خیالات خواہ کچھ ہوں، مادی علوم کا رجحان خواہ کسی طرف ہو مگر سچے مسلمان کی نظر میں قرآن مجید کا بیان فرمودہ نظریہ ہی درست ہوگا اور اسی پر ہمارے ایمان کی اساس و بنیاد ہونی چاہیئے۔

وحی و الہام کے سلسلہ میں بارہ سوال

ان موضوع پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

ہمارے سامنے بارہ سوال ایسے ہیں کہ ان کے پورے طور پر حل ہونے سے ہی "وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ" واضح طور پر ذہن نشین ہو سکتا ہے۔ وہ سوالات یہ ہیں :-

(۱) وحی و الہام کیا چیز ہیں؟ ان کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے ؟

(۲) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کن طریقوں سے کلام کرتا ہے ؟

(۳) کیا وحی و الہام لفظوں میں بھی ہوتے ہیں ؟

(۴) وحی و الہام کا آغاز کب ہوا ہے ؟

(۵) کیا وحی و الہام کسی ایک قوم یا چند اقوام کے ساتھ مخصوص ہے ؟

(۶) کیا وحی و الہام کسی ایک خطۂ زمین یا چند علاقوں میں محدود رہے ؟

(۷) کیا وحی و الہام کسی ایک زبان یا چند زبانوں سے مخصوص ہے ؟

(۸) سابقہ وحیوں کے مقابلہ پر قرآنی وحی کی امتیازی شان کیا ہے ؟

(۹) وحی و الہام کے فوائد و ثمرات کیا ہیں ؟

(۱۰) کیا قرآن مجید کے بعد کسی قسم کی وحی کی ضرورت ہے ؟

(۱۱) کیا گزشتہ تیرہ صدیوں میں اُمّتِ محمدیہ میں کسی بزرگ نے وحی و الہام کا دعویٰ کیا ؟

(۱۲) قرآن پاک کی ظلیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی اور اس کا مرتبہ و مقام ؟

وحی و الہام کی لغوی تحقیق

لغت کے رُو سے وحی اور الہام دو علیحدہ علیحدہ لفظ ہیں۔ وحی کے متعدد معانی ہیں۔ کتب لغت میں لکھا ہے :-

(وحی یحی وحیًا) الی فلان : اشار الیه۔ ارسل الیه رسولًا۔ (الیه او وحی الیه کلامًا) : کلّمه سرًّا أو کلّمه بما یخفیه عن غیره — الله فی قلبه کذا : ألهمه ایاه — الکتاب : کتبه۔ الذبیحة : ذبحها بسرعة (وحی) : أسرع۔
اوحی ایحاءً) الی فلان : اشار أومأ۔ کلّمه بکلام یخفیه عن غیره۔ بعثه — الله الیه بکذا : ألهمه به۔ (الوحی) المکتوب والرسالة۔ کل ما القیته الی غیرك لیعلمه ثم غلب فیما یلقیه الله الی انبیائه۔

(المنجد اور اقرب الموارد)

گویا وحی کے لغوی معنے (۱) اشارہ کرنا۔ (۲) پیغامبر بھیجنا (۳) مخفی بات کرنا (۴) دوسروں سے پوشیدہ بات کرنا (۵) الہام الٰہی (۶) تحریر کرنا۔

(۷) جلدی کرنا کے ہیں۔

اہل لغت کا یہ بھی قول ہے :-

"ویقال للکلمة الالٰهية
التی تُلقیٰ الیٰ انبیائه و
اولیائه وحیٌ" (المفردات)

کہ غالب طور پر از رُوئے لغت لفظ وحی کا اطلاق اُس کلام الٰہی پر ہوتا ہے جو نبیوں اور ولیوں پر نازل ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کتب لغات کے مختلف حوالہ جات درج کرنے کے بعد بطور خلاصہ تحریر فرمایا ہے :-

"ان حوالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی کے معنے (۱) کسی کام پر مبعوث کرنا۔ (۲) دل میں بات ڈالنا۔ (۳) اشارے سے بات سمجھانا۔ (۴) کسی پیغامبر کی معرفت پیغام بھیجنا۔ (۵) لکھنا۔ (۶) دوسروں سے چھپا کر بات کرنا۔ (۷) حکم دینا کے ہیں" (تفسیر کبیر سورۃ الزلزال صفحہ ۴۱۸-۴۱۹)

لفظ الہام کے لغوی معنے کسی چیز کو یک دفعہ نگل جانے یا پی جانے کے ہیں۔ لهم الشئ: ابتلعه بمرّة۔ الماء: جرعه ألهم الشئ: ابلعه ایّاه۔ لیکن جب لفظ الہام اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنے وحی اور کلام نازل کرنے کے ہوتے ہیں۔ ألهم الله فلاناً خيراً: اوحی الیه به ولقّنهٗ ووفّقه له (المنجد) کہ الہام کے معنے وحی کرنے، تلقین کرنے اور توفیق دینے کے ہیں۔ منتہی الارب میں لکھا ہے کہ اوحی اللہ کے معنے ہیں خدا تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا اور اس پر الہام کیا۔ لسان العرب والے کہتے ہیں کہ وضع کے لحاظ سے وحی کا لفظ عام تھا مگر ثمّ قصر الوحی للالهام ہوتے ہوتے وحی کے معنے الہام کے ہو گئے (لسان العرب جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۸)

تاج العروس میں ابو اسحاق لغوی کا قول ہے کہ وحی کے اصل معنے مخفی طور پر کسی بات کے بتانے کے ہیں اسی وجہ سے الہام کو بھی وحی کہتے ہیں۔ (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۵)

صاحب النہایہ کہتے ہیں کہ الہام کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی تحریک کرے اور یہ اقسام وحی میں سے ایک قسم ہے۔ (نہایہ ابن الاثیر جلد ۴ صفحہ ۷۶)

اس مختصر لغوی تحقیق سے واضح ہے کہ وحی اور الہام بالعموم اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام ہے۔ اسے وحی اور الہام اسلئے قرار دیا گیا ہے کہ وہ انسان کے دل پر نازل ہوتا ہے۔ جلدی اور جلال سے نازل ہوتا ہے دوسرے لوگوں کو اس کا پتہ نہیں ہوتا

وحی و الہام کی اصطلاحی تعریف

اُمت محمدیہ میں وحی اور الہام کی اصطلاح میں بعض لوگوں نے فرق کیا ہے۔ وہ نبیوں پر اُترنے والے کلام الٰہی کو وحی قرار دیتے ہیں اور غیر نبیوں پر اُترنے والے کلام الٰہی کو الہام کے نام سے موسوم کرتے ہیں

مگر قرآن مجید سے یہ فرق ثابت نہیں ۔۔۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ لکھتے ہیں :-

"الہام وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام سے ثابت ہے اور اس کو وحی کہتے ہیں اور اگر ان کے بغیر کسی اور سے ثابت ہے تو اسے تحدیث کہتے ہیں اور کہیں کتاب اللہ میں مطلق الہام کو وحی کہا گیا ہے خواہ انبیاء سے ثابت ہو خواہ اولیاء سے۔"

(منصبِ امامت اُردو ترجمہ ص۲۷)

قرونِ وسطیٰ میں مسلمان صوفیاء نے انبیاء پر اُترنے والی وحی کے اعزاز کے پیشِ نظر عام استعمال میں یہ فرق کیا ہے کہ نبیوں کے علاوہ دوسروں پر اُترنے والی وحی کو وہ الہام کہتے تھے لیکن اُمت کی اکثریت نے قرآنی استعمال کو ترجیح دیتے ہوئے وحی اور الہام کو مترادف قرار دیا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام الحکم العدل تحریر فرماتے ہیں :-

"سوادِ اعظم علماء کا الہام کو وحی کے مترادف قرار دینے میں متفق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو استعمال کیا ہے۔" (براہین احمدیہ طبع اول ص۲۱۲ حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ :-

"الہام اور وحی دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ان میں کسی قسم کا فرق نہیں۔ یہ صرف صوفیاء کی اصطلاح تھی کہ انہوں نے اس کلام کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولیاء پر نازل ہوتا تھا الہام کہنا شروع کر دیا تاکہ لوگ کسی فتنہ میں نہ پڑیں ورنہ الہام اور وحی میں کوئی فرق نہیں۔"

(تفسیر کبیر سورہ الزلزال ص۴۳۳)

پس قرآنی اصطلاح کے مطابق وحی کا لفظ عام ہے۔ نبیوں پر اُترنے والے کلام الٰہی کو بھی وحی قرار دیا جائے گا اور اولیاء اور صلحاء پر اُترنے والے کلام الٰہی کو بھی وحی کہا جائے گا۔ قرآن مجید میں ستّر جگہ لفظ وحی استعمال ہوا ہے۔ جہاں جہاں بھی انسانوں کے لئے اس کا اطلاق ہوا ہے اس میں عمومیت ہے یعنی نبیوں کے لئے بھی لفظ وحی بولا گیا ہے اور اولیاء و صلحاء مثلاً حواریوں اور اُمّ موسیٰؑ کے لئے بھی لفظ وحی کا اطلاق ہوا ہے۔ الہام اپنی لغوی وسعت کے ماتحت وحی کا مترادف ہے۔ استعمال میں دونوں ہم معنی ہوتے ہیں اور یہی صحیح استعمال ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کے طریقے

وحی اور الہام کی لغوی اور اصطلاحی تعریف سے واضح ہو گیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام ہے۔ اس اظہار کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے پر ہوتا ہے۔ اب ہمارے سامنے دوسرا سوال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کن طریقوں سے اپنے بندوں سے کلام فرماتا ہے؟ سو یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید

میں واضح طور پر اس سوال کا جواب دے دیا ہے فرماتا ہے :-

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ
اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ
اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○
(الشوریٰ ع ۵)

کہ انسان اللہ تعالیٰ سے تین طور پر شرفِ مکالمہ و مخاطبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اوّل براہِ راست وحی کے ذریعہ دوم براہِ راست مگر لفظوں کی بجائے پس پردہ طور پر مثلاً کشفی نظارہ یا خواب کے ذریعہ۔ سوم بالواسطہ وحی کے ذریعہ کہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ فرشتہ اس کے اذن سے وحی کرے۔

قرآن مجید میں کلامِ الٰہی کے ان ہر سہ طریقوں کی تفصیل اور عملی تطبیق بھی مذکور ہے۔ متعدد مقامات میں رؤیا اور مناما کا ذکر ہے انبیاء علیہم السلام اور دوسرے لوگوں کی بعض خوابوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علمِ غیب کی خبریں اور ظاہر ہونے والی حقیقتوں کو کس طرح پردوں میں "من وراءِ حجاب" کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ پھر وحی الٰہی کی ہر دو قسموں براہِ راست اور بالواسطہ کا تذکرہ بھی مختلف آیاتِ کریمہ میں کیا گیا ہے یہ اقسامِ وحی بھی نبیوں اور اولیاء کو حاصل ہوتے رہے ہیں قرآن مجید نے بڑی صراحت سے اور واضح لفظوں میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کرنے کے تینوں طریقوں کا بڑی تفصیل سے قرآن مجید میں تذکرہ موجود ہے۔ اس وحی کی آگے بہت سی شکلیں ہیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر سورۃ الزلزال میں تئیس ۲۳ صورتیں بیان فرمائی ہیں تاہم بنیادی اور اصولی طریقے مکالمہ الٰہیہ کے یہی تین ہیں جنہیں سورۃ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا ہے۔

الہام کی پانچ کیفیات

ظاہر ہے کہ وحی و الہام ایک مخفی کیفیت ہے اسے اعلیٰ درجہ کے صاحبِ تجربہ ہی بیان کر سکتے ہیں۔ سیدِ ولدِ آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیف یأتیک الوحی کہ آپ کے پاس وحی آنے کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ گھنٹی کی مسلسل آواز کی کیفیت ہوتی ہے۔ گاہے فرشتہ متمثل ہو کر کلامِ الٰہی سناتا ہے۔ (صحیح البخاری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عام الہام کے بارے میں مندرجہ ذیل پانچ صورتیں تحریر فرمائی ہیں:-

"صورتِ اوّل الہام کی منجملہ ان کئی صورتوں کے جن پر خدا نے مجھ کو اطلاع دی ہے یہ ہے کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی امر غیبی اپنے بندہ پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو کبھی نرمی سے اور کبھی سختی سے بعض کلمات زبان پر کچھ تھوڑی غنودگی کی حالت میں جاری کر دیتا ہے اور جو

کلمات سختی اور گرانی سے جاری ہوتے ہیں۔ وہ ایسی پُرشدت اور غلیظ صورت میں زبان پر وارد ہوتے ہیں جیسے گڑے یعنی اولے یکبارگی ایک سخت زمین پر گرتے ہیں یا جیسے تیز اور پُرزور رفتار میں گھوڑے کا سُم زمین پر پڑتا ہے۔ اس الہام میں ایک عجیب سرعت اور شدت اور ہیبت ہوتی ہے۔"
(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

"صورت دوم الہام کی جس کا میں باعتبار کثرت عجائبات کے کامل الہام نام رکھتا ہوں یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ بندہ کو کسی امر غیبی پر بعد دُعا اس بندہ کے یا خود بخود مطلع کرنا چاہتا ہے تو یکدفعہ ایک بے ہوشی اور ربودگی اس پر طاری کر دیتا ہے جس سے وہ بالکل اپنی ہستی سے کھویا جاتا ہے اور ایسا اس بیخودی اور ربودگی اور بیہوشی میں ڈوبتا ہے جیسے کوئی پانی میں غوطہ مارتا ہے اور نیچے پانی کے چلا جاتا ہے۔ غرض جب بندہ اس حالت ربودگی سے جو غوطہ سے بہت ہی مشابہ ہے باہر آتا ہے تو اپنے اندر میں کچھ ایسا مشاہدہ کرتا ہے جیسے ایک گونج پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جب وہ گونج کچھ فرو ہوتی ہے تو ناگہاں اس کو اپنے اندر سے ایک موزوں اور لطیف اور لذیذ کلام محسوس ہو جاتی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۲۳۶)

"صورت سوم الہام کی یہ ہے کہ نرم اور آہستہ طور پر انسان کے قلب پر القا ہوتا ہے یعنی یک مرتبہ دل میں کوئی کلمہ گزر جاتا ہے جس میں وہ عجائبات بہ تمام و کمال نہیں ہوتے کہ دوسری صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس میں ربودگی اور غنودگی بھی شرط نہیں بسا اوقات عین بیداری میں ہو جاتا ہے اور اس میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا غیب سے کسی نے وہ کلمہ دل میں پھونک دیا ہے یا پھینک دیا ہے۔ انسان کسی قدر بیداری میں ایک استغراق اور محویت کی حالت میں ہوتا ہے اور کبھی بالکل بیدار ہوتا ہے کہ یکدفعہ دیکھتا ہے کہ ایک نو وارد کلام اس کے سینہ میں داخل ہے یا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معاً وہ کلام دل میں داخل ہوتے ہی اپنی پُرزور روشنی ظاہر کر دیتا ہے اور انسان متنبہ ہو جاتا ہے کہ خدا کی طرف سے یہ القا ہے۔"
(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۷ حاشیہ در حاشیہ)

"صورت چہارم الہام کی یہ ہے کہ رؤیا صادقہ میں کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی صورت میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے یا کوئی تحریر کاغذ پر یا پتھر وغیرہ پر مشہود ہو جاتی ہے جس سے کچھ اسرار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۸ حاشیہ در حاشیہ)

"صورت پنجم الہام کی وہ ہے جس کا

انسان کے قلب سے کچھ تعلق نہیں بلکہ ایک خارج سے آواز آتی ہے اور یہ آواز ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ایک پردہ کے پیچھے سے کوئی آدمی بولتا ہے مگر وہ آواز بہت لذیذ اور شگفتہ اور کسی قدر سرعت کے ساتھ ہوتی ہے اور دل کو اس سے ایک لذت پہنچتی ہے۔ انسان کسی قدر استغراق میں ہوتا ہے کہ یک دفعہ یہ آواز آجاتی ہے اور آواز سُن کر وہ حیران رہ جاتا ہے کہ کہاں سے یہ آواز آئی اور کس نے مجھ سے کلام کی اور حیرت زدہ کی طرح آگے پیچھے دیکھتا ہے پھر سمجھ جاتا ہے کہ کسی فرشتہ نے یہ آواز دی۔"

(براہین احمدیہ ص۲۵۸ حاشیہ در حاشیہ ۱)

کیا وحی و الہام لفظوں میں بھی ہوتے ہیں؟

اب ہمارے سامنے تیسرا سوال ہے یعنی یہ کہ "کیا وحی و الہام لفظوں میں بھی ہوتے ہیں؟" سو اس سوال کے جواب کا ایک حصہ تو سوال دوم کے جواب میں بیان ہو چکا ہے مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ یقیناً وہ قادرِ مطلق خدا جس نے انسان کو قوتِ گویائی عطا فرمائی اور اسے نطق کے ذریعہ الفاظ میں اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی نعمت سے نوازا وہ خود بھی گویا اور ناطق خدا ہے اور جب چاہے اپنے بندے کو لفظوں میں بھی اپنی مرضی سے آگاہ فرما سکتا ہے اور ابتدائے آفرینش سے وہ انبیاء سے لفظوں میں بھی ہمکلام ہوتا آیا ہے۔ کم فہم فلسفی کہتا ہے کہ اگر خدا کی زبان ہے جس سے وہ بولتا ہے تو وہ محدود ہوا اور اگر اس کی زبان نہیں تو وہ کیسے بول سکتا ہے؟ حالانکہ ظاہر ہے کہ خدا محدود انسان نہیں جو بولنے کے لئے زبان کا محتاج ہو۔ وہ تو محیطِ کُل قادرِ مطلق خدا ہے۔ وہ دیکھتا ہے مگر اس کی مادی آنکھیں نہیں ہیں وہ سُنتا ہے مگر اس کے مادی کان نہیں اسی طرح وہ بولتا ہے مگر اُسے مادی زبان کی ضرورت نہیں فلسفی اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جس خدا نے ایک قطرہ سے انسان کو وجود بخشا اور اسے گویا بنایا وہ خود قوتِ گویائی سے کیونکر محروم رہ سکتا ہے۔ پس ہمارا زندہ اور قادر خدا اپنے پیاروں سے بولتا ہے اور زندگی بخش کلمات سے انہیں نوازتا ہے۔

بلاشبہ وحی کے تمام اسلوب ہی خیر و برکت کا موجب ہیں اور انسان کے لئے عظیم نعمت ہیں مگر لفظی مکالمہ و مخاطبہ سب سے اعلیٰ و برتر ہے۔ اس کی قطعیت یقین کے لحاظ سے بلند ترین مقام پر ہوتی ہے وہ محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ وہ عظیم غیبی امور پر مشتمل ہوتا ہے ایسے ہی کلام کے ذریعہ مخالفین و معاندین پر اتمام حجت ہوتی ہے اور انہیں اس کی مثل لانے کے لئے چیلنج کیا جا سکتا ہے پس لفظی وحی لازمی اور ضروری ہے اور سب اقسام سے اعلیٰ و افضل ہے۔

مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:-

"جو وحی الفاظ کی صورت میں نازل ہو

وہ بہرحال اور تمام وحیوں سے زیادہ شاندار سمجھی جائے گی اور اس کی قطعیت میں کوئی شبہ نہیں ہوگا خواہ یہ قطعیت کان سے حاصل ہو خواہ دل سے حاصل ہو خواہ زبان سے حاصل ہو خواہ آنکھ سے حاصل ہو جس وحی کے متعلق انسان قسم کھا کر کہہ سکتا ہو کہ اس کا لفظ لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کی زبر اس کی زیر اس کالام اور اس کی میم سب خدا نے نازل کیا ہے وہ وحی کی تمام قسموں میں سے زیادہ اعلیٰ سمجھی جائے گی۔"

(تفسیر کبیر سورہ الزلزال ص۴۳۵)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظی وحی کی منکر ہیں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی کامل قدرتوں کی انکاری ہیں۔ ایسے لوگ محض دل کے خیالات کا نام الہام اور وحی رکھ کر تسلی پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ برہمو سماجیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے اور اس زمانہ میں بہائی لوگ بھی اسی خیال کے قائل ہیں۔ ایک بہائی مصنف لکھتے ہیں:-

"انہوں نے (باب نے) ان تالیفات کو الہامی صحیفوں اور کلام فطری کے نام سے موسوم کیا ہے اور تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ فرشتہ کے ذریعے وحی اترنے کا انہوں نے دعویٰ بالکل نہیں کیا۔"

(باب الحیاۃ ص۹)

غور کیا جائے تو محض خیال کو الہام قرار دینے والے حقیقی اور اعلیٰ الہام کے منکر اور اس سے محروم ہیں۔ پس لفظی وحی اور لفظی الہام قدرت کاملہ کا ایک بدیہی ثبوت ہے اور مذہب کی اساس و بنیاد وحی کی یہی قسم ہے۔

وحی و الہام کا آغاز کب ہوا؟

آج کے موضوع کے لحاظ سے چوتھا سوال یہ ہے کہ اسلام کے رُو سے وحی و الہام کا آغاز کب ہوا؟ اس کا جواب قرآن مجید نے یوں دیا ہے کہ انسان کی تخلیق کے ساتھ وحی و الہام کا آغاز ہو گیا تھا۔ انسانی فطرت میں ایسی طلب اور پیاس رکھی گئی ہے کہ وہ بجز اللہ تعالیٰ کے فرحت بخش کلام کے بے چین و بیقرار رہتی ہے۔ خالق اور مخلوق کا رشتہ الہام سے استوار ہوا اور اس کی پختگی اور دوام کا انحصار بھی وحی و الہام پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی رُوحوں سے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے بے ساختہ پکارا۔ بَلٰی (الاعراف ع ۲۲) ہاں تو ہی ہمارا رب ہے اور ہم تیرے ہی بندے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک\
جس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

پس انسانی فطرت رب العالمین کے کلام کے بغیر اطمینان حاصل نہیں کر سکتی ؎

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی\
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

اسی لئے ابو البشر حضرت آدمؑ سے اللہ تعالیٰ نے

کلام فرمایا، اسے اسماءِ الٰہیہ کا مظہر بنایا اور اسے اپنی وحی سے نوازا جس کا قرآن مجید کی سورہ بقرہ اور دیگر سورتوں میں بار بار ذکر آیا ہے۔ پس وحی و الہام کی ابتداء کے بارے میں اسلامی نظریہ یہی ہے کہ اوّلین انسان سے اس کا آغاز ہوا اور سب سے پہلا بشر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے نوازا گیا۔

ہندو دھرم بھی اس حد تک اس الہامی نظریہ کو تسلیم کرتا ہے کہ سرشٹی کے آدمیں پہلے انسان، برہما پر ویدوں کا نزول ہوا تھا۔ اُن کے نزدیک پھر یہ سلسلہ کلیۃً منقطع ہو گیا۔

کیا وحی و الہام ایک قوم یا چند اقوام سے مخصوص ہے؟

اس سلسلہ یعنی وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ کے سلسلہ میں پانچواں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وحی و الہام کسی ایک قوم یا چند اقوام سے مخصوص ہے؟ اسلام کے علاوہ باقی مذاہب یہی کہتے ہیں کہ [illegible] وحی و الہام کا دائرہ محض قومی تھا۔ سناتن دھرمی کلام الٰہی کو اپنی قوم کے ایک فرد برہما سے اور آریہ لوگ کلام الٰہی کو اپنی قوم کے چار افراد اگنی، وایو، انگرا اور آدت سے مخصوص ٹھہراتے ہیں۔ وہ دُنیا کی کسی اور قوم یا نسل میں خدا کی وحی کے قائل نہیں۔ یہودی عقیدہ یہ ہے کہ تمام نبوتیں اور رسالتیں بنی اسرائیل کے گھرانے سے خاص ہیں باقی سب قومیں اس آسمانی مائدہ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہیں۔ عیسائیوں کا عقیدہ بھی اس بارے میں یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی قوم کو وحی و الہام سے حصہ نہیں ملا۔ اُن کے ہاں لکھا ہے:-

> "وہ اسرائیلی ہیں اور لے پالک
> ہونے کا حق اور جلال اور عہود
> اور شریعت اور عبادت اور
> وعدے انہیں کے ہیں اور قوم کے
> بزرگ انہیں کے ہوئے ہیں اور جسم
> کے رُو سے مسیح بھی انہیں میں سے
> ہوا۔" (رومیوں ۹: ۴-۵)

لیکن ان قوموں کے اس قومی نظریہ کے خلاف اسلامی نظریہ ہے کہ وحی و الہام کسی ایک قوم یا دو چار اقوام سے مخصوص نہیں بلکہ جس طرح خدا سب کا رب ہے اس نے سب کے لئے ہوا، روشنی اور غذا پیدا فرمائی ہے اُس کا سورج سب پر چمکتا ہے اُس کی ہوا میں سب سانس لیتے ہیں، اسی طرح روحانی نور یعنی خدا کا کلام بھی سب قوموں پر چمکا۔ ساری قوموں نے اس روحانی غذا سے روحانی نشوونما پائی اور وحی و الہام پانے والے برگزیدہ لوگ ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سب اپنی اپنی قوم کے لئے توحید کا پیغام لائے اور سب نے راہِ حق سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو اپنے رب کی طرف پہنچنے والا صراطِ مستقیم دکھایا اس لئے ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے اور سب کی عظمت و احترام کرنا لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا
فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر ع۳)

کہ دُنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں کہ جس میں
خدا کی طرف سے فرستادہ مبعوث
نہ ہوا ہو۔"

دوسری جگہ فرمایا :۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ
رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔
(النحل ع ۹)

کہ یقیناً ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے
ہیں جو انہیں یہ پیغام دیتے تھے کہ لوگو!
خدائے واحد کی عبادت کرو اور شرک و
بُت پرستی سے اجتناب اختیار کرو۔"

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں وحی و الہام کا سلسلہ جاری فرمایا ہے اور جملہ قوموں میں، وہ سیاہ فام ہوں یا سفید رنگت والی ہوں، نبیوں کو بھیجا ہے۔ اسلام کے نزدیک وحی و الہام کسی خاص قوم سے مخصوص نہیں۔ قومی نظریہ کے حامل نبیوں کے بعد اللہ رب العالمین نے ایسے عالمگیر رسول کو مبعوث فرمایا جس کی دعوت ہر اسود و احمر اور ہر مشرقی و مغربی کے لئے عام ہے یعنی ہمارے سید و آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قوموں کے لئے رسول بنا کر بھیجا اور ان پر یہ وحی نازل فرمائی :۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

کہ اے سب انسانو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ تم سب بلا تفریق قوم و اُمّت میری آواز پر کان دھرو تا وحدتِ انسانی کا دَور مکمّل ہو اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کاملہ کا بیک وقت ظہور ہو۔ پس وحی و الہام کے بارے میں اسلامی نظریّہ یہ ہے کہ وہ کسی ایک قوم سے مختص نہیں سب قومیں اس نعمت سے بہرہ اندوز ہوتی رہی ہیں اور اب بھی مائدۂ محمدیہ پر آ کر اس نعمت سے کامل حصہ پانے کیلئے سب قوموں کو کھُلی دعوت ہے۔

کیا وحی و الہام کسی خطۂ زمین سے مخصوص ہے؟

اِس وقت وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ کے سلسلہ میں ہمارے سامنے چھٹا سوال ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آیا وحی و الہام کسی ایک خطۂ زمین یا بعض علاقوں سے مخصوص ہے؟ اسلام سے پہلے جب قومی نبیوں کا دَور تھا بعض مذاہب کے پیروؤں نے غلطی سے وحی و الہام کو بھی خاص مُلک یا خاص خطۂ زمین سے مخصوص قرار دیدیا تھا۔ ویدوں کے ماننے والے اسی قول پر مُصر رہے ہیں کہ ایشور کو بھارت ورش ہی پسند ہے، اس کا الہام اسی خطۂ زمین سے مخصوص ہے۔ ایشور نے بھارت کے علاوہ کسی اور سرزمین کو کبھی اپنے پاک کلام سے نہیں نوازا۔ یہودیوں نے ارضِ کنعان کو فیوض و برکات کے لئے خاص قرار دیا ہے۔ اسلام نے تمام نبیوں کو تسلیم کیا اور ہر اُمت میں نبی کے آنے کا عقیدہ قائم فرمایا۔ جب نسلِ انسانی محدود

تھی تو اس خطہ میں وحی و الہام کا سلسلہ جاری تھا اور جب نسلِ آدم دُنیا کے مختلف علاقوں میں پھیل گئی اور ہر قوم کے لئے نبی کا آنا ضروری ہُوا تو ساری زمین ہی مہبطِ انوار بن گئی اور تمام علاقے اور ممالک وحی و الہام کے فیوض سے بہرہ ور ہوئے پس اسلام وحی و الہام کو کسی خاص قوم یا خاص ملک سے مخصوص قرار نہیں دیتا بلکہ وہ وحی و الہام کو ساری قوموں اور سارے مُلکوں میں پھیلنے والی خوشبو قرار دیتا ہے۔ عقلی طور پر بھی یہی عقیدہ ماننے کے لائق ہے کہ جہاں جہاں انسان ہیں انکی مادی اور روحانی زندگی کے سامان مہیا کئے گئے ہیں۔

کیا وحی و الہام کسی زبان سے مخصوص ہے؟

ساتواں سوال یہ ہے کہ آیا وحی و الہام کسی ایک خاص زبان یا چند زبانوں سے مخصوص ہے؟ ویدک دھرم کا نظریہ یہ ہے کہ خدا کا کلام سنسکرت زبان سے مخصوص ہے۔ ان کے نزدیک ایشور ہر دور میں ایک ہی دفعہ دُنیا کی ابتداء میں سنسکرت زبان میں کلام کرتا ہے باقی سب زبانیں اس شرف سے محروم ہیں۔ یہودیت کا عقیدہ ہے کہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی زبان اور زبانوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے مگر اسلامی نظریہ اس بارے میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے سب زبانیں اس کی قدرت کا ایک نشان ہیں وہ سب زبانوں کو جانتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ الالسنۃ کلّھا (صحیح البخاری) اس کا وعدہ ہے

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (بقرہ ع ۲۳)

جب بھی کوئی شخص اضطرار و تضرع سے دُعا مانگتا ہے تو اللہ ہی اُس کو جواب دیتا ہے۔ نبیوں پر وحی کے سلسلہ میں فرماتا ہے:-

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ (ابراہیم ع)

کہ ہم نے ہر نبی کو اُس کی قوم کی زبان میں رسالت و وحی سے نوازا ہے تا وہ ان کے لئے خوب کھول کھول کر بیان کر سکے" اسلام کے نزدیک ہر قوم میں نبی گزرے ہیں اور ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں الہام ہُوا ہے۔ پس وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے کہ وہ کسی قوم، ملک یا زبان سے مخصوص نہیں ساری قوموں، سارے مُلکوں اور ساری زبانوں میں نازل ہوتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ساری قوموں کو وحدتِ انسانی کے پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا فیصلہ فرمایا اور سب کے لئے ایک عالمگیر رسول بھیجنے اور دائمی شریعت نازل کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے شریعت کی وحی کے لئے عربی زبان کو جو جامع ترین زبان اور اُمّ الالسنہ ہے انتخاب فرمایا۔ پھر قرآن مجید کے ماننے والوں اور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے لئے ساری زبانوں میں الہام کے دروازے کھول دیئے۔ چنانچہ اولیاءِ اُمّت کو ہر ملک اور ہر قوم کی زبان میں اللہ تعالیٰ کی شیریں اور پیاری آواز سُننے کی سعادت حاصل ہوتی رہی ہے اور اس آخری دَور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختلف زبانوں میں وحی والہام نازل فرما کر دُنیا کے تمام انسانوں پر واضح کر دیا کہ وحی والہام کے لئے کوئی زبان مخصوص نہیں ہاں ایسے دل کی ضرورت ہے جو گداز ہو اور اپنی جستجو اور تڑپ والی رُوح درکار ہے جو آسمانی آواز کے لئے بے چین و بے تاب ہو ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

قرآنی وحی کی امتیازی شان

آٹھواں سوال یہ ہے کہ قرآنی وحی کو سابقہ وحیوں کے مقابلہ پر کیا امتیازی شان حاصل ہے؟

واضح رہے کہ پہلے انبیاء کی وحی اپنی قوم کے لئے اور محدود زمانہ کے لئے ہوتی تھی۔ وہ انسانوں کی جملہ ضروریات پر حاوی نہ ہوتی تھی قرآنی وحی ساری قوموں کے لئے اور سارے زمانوں کے لئے ہے اسلئے کامل شریعت پر مشتمل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی ظاہری و باطنی، لفظی و معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ قرآنی وحی کی جامعیت اس کا خاص امتیاز ہے، وہ تمام سابقہ صداقتوں پر بھی مشتمل ہے۔ اس کی خبر کتب سابقہ میں موجود تھی اور وہ قیامت تک کے لئے پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو ہر زمانہ میں پوری ہو کر قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر مُہر تصدیق ثبت کرتی رہتی ہیں۔

قرآن مجید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کا سچا پیرو خدا کے پاک اور محبت بھرے کلام سے مشرف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ
مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا
فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا
كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۚ
(ابراہیم ع۴)

کہ قرآن پاک وہ کلمہ طیبہ ہے جو ایسا پاک درخت ہے کہ اس کی جڑیں نہایت پختہ ہیں اور اس کی شاخیں آسمانوں تک پھیلی ہوئی ہیں اور وہ ہر زمانے میں تازہ پھل دیتا ہے۔

قرآنی وحی کی یہ امتیازی شان کسی اور الہامی کتاب کو حاصل نہیں۔ قرآن مجید کی پیروی سے ہزارہا اولیاء و صلحاء پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے الہام کا شرف حاصل کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(الف) "دیکھو کہ میں اس شہادت رؤیت کو پیش کرتا ہوں کہ وہ تعلق محض قرآن کریم کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے دوسری کتابوں میں اب کوئی زندگی کی رُوح نہیں اور آسمان کے نیچے صرف ایک ہی کتاب ہے جو اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلاتی ہے یعنی قرآن شریف۔"

(حقیقۃ الوحی صہ۲)

(ب) "اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اَور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیّین ٹھہرا یعنی آپؐ کی پیروی کمالاتِ نبوّت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اَور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۷)

وحی و الہام کے فوائد و ثمرات

نواں سوال یہ ہے کہ وحی والہام کے فوائد و ثمرات کیا ہیں؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ وحی والہام کی حقیقت کو جان لینے کے بعد یہ سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ وحی اللہ تعالیٰ کے اُس مکالمہ کا نام ہے جس سے اس کی رضا اور خوشنودی کا انسان کو علم ہوتا ہے۔ انسان تو انسان وحی اور الہام تو ہر مخلوق کے لئے سرچشمۂ علم و رہنمائی ہے۔ جملہ کاروبارِ عالَم وحیِ الٰہی سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واوحیٰ فی کلّ سماءٍ امرھا (حٰم السجدہ عؒ) کہ آسمانوں کا سارا کام اللہ تعالیٰ کی وحی سے چل رہا ہے۔ شہد کی مکھی کے بارے میں فرمایا۔ وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (النحل عؒ) کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں پر اور چھتوں میں چھتے بنا، ہر پھل سے رس چُوس اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کی اطاعت گزار بن۔ تب شہد کی مکھی کے ذریعے ایسا شہد پیدا ہوتا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اور سوچنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی ساری ہدایات و تعلیمات کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحی پر ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کہلوایا گیا ہے وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ (سبا عؒ) کہ مجھ کو جو ہدایت ملی ہے وہ میرے رب کی وحی کا ثمرہ ہے۔

آخری زمانہ کے ذکر پر مادی ترقیات و زلازل کے ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (الزلزال) کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی وحی کے نتیجہ میں ہوگا۔ غرض وحی الٰہی جملہ علوم کا سرچشمہ ہے۔ سارے رُوحانی اور مادی فیوض اسی سے جاری ہوتے ہیں۔ نبی انسانیت کا نقطۂ مرکزی ہوتا ہے اور نبی کی جملہ تعلیمات میں وحی و الہام ہی اس کا رہنما ہوتا ہے نبیوں کے بغیر کارخانۂ عالَم عبث قرار پاتا ہے ؎

گر بدنیا نامدے ایں خلیلِ پاک ٭ کارِ دیں ماندے سراسر ابترے

پھر وحیٔ الٰہی ہستی باری تعالیٰ کا یقینی اور درخشندہ برہان ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ وحی والہام کے بغیر ایک زندہ اور قادرِ مطلق خدا کے وجود پر کوئی قطعی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ کائنات سے ایک خالق کے ہونے کا امکان ثابت ہوتا ہے اور الہام سے اس کے زندہ موجود ہونے پر مُہر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بچھڑے کے ذکر پر فرمایا ہے اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا (اعراف ع۱۸) کہ ان نادانوں نے بچھڑے کو معبود بناتے وقت اتنا بھی نہ سوچا کہ وہ نہ ان سے کلام کر سکتا تھا اور نہ انہیں راہِ حق کی ہدایت دے سکتا تھا کیا ایسے وجود کو بھی خدا قرار دیا جا سکتا ہے؟ دوسری جگہ فرمایا اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا (طٰہٰ ع۴) کہ ان کو یہ بھی نظر نہ آتا تھا کہ وہ بچھڑا تو اُن سے بات بھی نہ کر سکتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کے الحیّ القیّوم ہونے کے لئے سلسلہ وحی والہام کا جاری ہونا لازمی ہے۔ غرض وحی والہام کے فوائد و ثمرات نمایاں اور واضح ہیں۔

کیا قرآن مجید کے بعد کسی وحی کی ضرورت ہے؟

آج کے مضمون کے سلسلہ میں دسواں سوال ہمارے سامنے یہ ہے کہ کیا قرآن مجید کے بعد بھی کسی قِسم کی وحی کی ضرورت ہے؟ یاد رہے کہ ہمارے نزدیک قرآن مجید کامل غیر منسوخ اور محفوظ شریعت ہے۔ اس لحاظ سے تشریعی وحی کے آنے کا قرآن مجید کے بعد کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کے بعد نہ کوئی نئی شریعت آئے گی اور نہ کوئی شارع نبی ہوگا۔ یہ بات قرآن پاک سے بالصراحت ثابت ہے اور اس پر اُمت کا اجماع ہے سلف صالحین اور اہلِ علم نے لفظ خاتم النبیین اور لا نبیّ بعدی کے یہی معنے کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لائے گا۔ (موضوعات کبیر صـ۶۹۔ اقتراب الساعۃ صـ۱۶۲)

پس قرآن مجید کے بعد صرف وحی غیر تشریعی کا نزول ممکن ہے۔ قرآن مجید نے خود بار بار یہ خبر دی ہے کہ اُمت کے صلحاء اور بزرگ اس وحی اور الہام سے ضرور نوازے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروؤں کے لئے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ محبوبِ خدا بن جائیں گے۔ فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ع۴) ان محبوبینِ ربانی کے لئے چار عظیم رُوحانی نعمتوں کی بشارت دی گئی ہے۔ فرمایا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ
الصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا (النساء ع۹)

وہ لوگ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے

ہوں گے اور یہ درجات اُمت کے برگزیدہ لوگوں کو حاصل ہوں گے۔ اس آیت کریمہ میں اُمتی نبی، صدیق، شہید اور صالح بننے کی خوشخبری دی گئی ہے وحی و الہام پانے والے بھی لوگ ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

(یونس ع)

کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء خوف و حزن سے محفوظ رہیں گے جو کہ مومن اور تقویٰ شعار ہیں ان کے لئے اس زندگی میں بھی بشارتیں ہیں اور اُس زندگی میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

پھر فرمایا :۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝

(حٰم السجدہ ع ۴)

کہ جو لوگ عقیدۂ توحید پر استقامت اختیار کریں گے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نازل ہوں گے وہ انہیں کہیں گے کہ تم خوف و حزن نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے موعود جنت کی تمہیں خوشخبری ہو۔ ہم اس زندگی میں بھی تمہارے مددگار ہیں اور آئندہ آنے والی زندگی میں بھی تمہیں وہاں وہ سب نعمتیں ملیں گی جو تم چاہو گے اور طلب کرو گے۔"

ان آیات سے عیاں ہے کہ قرآن مجید کے بعد غیر تشریعی وحی و الہام کا دروازہ اُمت محمدیہ کے افراد کے لئے کھلا ہے ان میں سے صلحاء اور اولیاء اس نعمت سے ہمیشہ بہرہ ور ہوتے رہیں گے احادیث نبویہ میں بھی المبشرات کے جاری رہنے کی خبر موجود ہے اور اُمت میں ایسے افراد کے ہمیشہ پائے جانے کی پیشگوئی کی گئی ہے جن کو شرف مکالمہ الٰہیہ حاصل ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

پس قرآن مجید کے بعد شجرۂ طیبہ قرآنیہ کے پھل کے طور پر غیر تشریعی وحی و الہام کا سلسلہ اُمت محمدیہ میں جاری و ساری ہے۔

کیا اُمت محمدیہ کے بزرگوں نے وحی و الہام کا دعویٰ کیا؟

اب گیارھواں سوال یہ ہے کہ اگر وحی و الہام

جاری ہے تو کیا اُمتِ محمدیہ کے بزرگوں میں سے کسی نے وحی والہام کا دعویٰ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب بہت طویل ہے۔ تیرہ سو سالہ روحانیت سے بھرپور تاریخ میں ہزاروں لاکھوں لوگ ایسے نظر آتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ پایا ہے۔ یہ لوگ ہر ملک میں اور ہر زمانہ میں ہوئے ہیں۔ دورِ صحابہؓ کے بعد معروف اور تاریخی ملہمین میں سے ہم صرف تیس ۳۰ نام بطور مثال درج کرتے ہیں

(۱) حضرت جنید بغدادی (۲) حضرت امام ابوحنیفہ (۳) حضرت امام شافعی (۴) حضرت امام احمد بن حنبل (۵) حضرت امام محمد باقر (۶) حضرت امام جعفر صادق (۷) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی (۸) حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش (۹) حضرت ابوالقاسم قشیری (۱۰) حضرت شیخ ابوالحسن الشاذلی (۱۱) حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (۱۲) حضرت شیخ محی الدین ابن العربی (۱۳) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (۱۴) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (۱۵) حضرت سید عبدالکریم الجیلی (۱۶) حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی (۱۷) حضرت خواجہ محمد پارسا (۱۸) حضرت علامہ جلال الدین السیوطی (۱۹) حضرت سید عبدالقادر جیلانی (۲۰) حضرت شاہ نعمت اللہ ولی (۲۱) حضرت جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت (۲۲) شیخ عبدالقدوس گنگوہی (۲۳) حضرت شیخ عبدالوہاب الشعرانی (۲۴) حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی (۲۵) حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب (۲۶) حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب (۲۷) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (۲۸) حضرت شاہ عبدالغنی صاحب۔ (۲۹) حضرت معین الدین چشتی (۳۰) حضرت مولوی عبداللہ الغزنوی۔

ہم نے یہ تیس ۳۰ نام سرسری طور پر بطور مثال ذکر کئے ہیں جن کے الہامات مطبوعہ کتابوں میں شائع شدہ ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپؐ کے اُمتیوں کو نعمتِ وحی والہام سے اس کثرت سے حصہ ملا ہے کہ اُممِ سابقہ میں اس کی نظیر موجود نہیں۔ انہیں برگزیدہ افراد کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ (تفسیر کبیر للرازی) کہ میری اُمت کے رُوحانی علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے۔ حضرت معین الدین چشتیؒ نے فرمایا ہے ؎

دمبدم رُوح القدس اندر معینے مے دمد
من نے گویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

اس جگہ اولیاء اُمت کے بارے میں کامل عاشقِ رسولؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر کتنا موزوں ہے ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دمِ او بے شمار

پس اُمت کے اولیاء کو وحی والہام کی نعمت ملتی رہی ہے ہاں اولیاء اور رسولوں کی وحی میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خلاصۂ کلام یہ ہے کہ الہام یقینی اور قطعی ایک واقعی صداقت ہے جس کا وجود زمانہ قریب شدید میں ثابت ہے اور انہیں سے خاص ہے۔ ہاں یہ سچ بات ہے کہ رسولوں کا الہام بہت ہی درخشاں اور روشن اور اعلیٰ اور اجلیٰ اور اقویٰ اور اصفیٰ اور اعلیٰ اور مراتب یقین کے انتہائی درجہ پر ہوتا ہے اور آفتاب کی طرح چمک کر ہر یک ظلمت کو اُٹھا دیتا ہے مگر اولیاء کے الہاموں میں سے جب تک معانی کسی الہامی عبارت کے مشتبہ ہوں یا وہ الہام ہی مشتبہ اور مخفی ہو تب تک وہ ایک امر ظنّی ہوگا۔ اور ولی کا الہام اسی وقت حدِ قطع اور یقین تک پہنچے گا کہ جب ضعیف الہاموں کی قسم میں سے نہ ہو بلکہ اپنی کامل روشنی کے ساتھ نازل ہو اور بارش کی طرح متواتر برس کر اور اپنے نوروں کو قوی طور پر دکھلا کر ملہم کے دل کو کامل یقین سے پُر کر دے۔" (براہین احمدیہ ص۲۲۴ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کا مقام و مرتبہ

اب آج کے موضوع سے متعلق بارھویں اور آخری سوال کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ برگزیدگانِ اُمّتِ محمدیہ میں مسیح موعود اور امام مہدی وہ منفرد وجود ہے جس کو سیدِ ولدِ آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام پہنچانے کی تاکید فرمائی ہے (مشکوٰۃ المصابیح) قرآنی آیات میں مسیح موعود کی آمد کو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ قرار دیا گیا ہے۔ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ ع)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ مسیح موعود کو اُمّت کے دو بہترین حصوں میں سے ایک قرار دیا ہے (مشکوٰۃ المصابیح باب ثواب ھذہ الامۃ)

حدیث مسلم میں آنے والے مسیح موعود کو خاص طور پر اُمّتی نبی کہا گیا ہے اور یہ بھی واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر خاص وحی نازل فرمائے گا۔ (حدیث النواس بن سمعان صحیح مسلم جلد ۲) اس حدیث کے سلسلہ میں صاحب روح المعانی لکھتے ہیں:۔

يوحى اليه عليه السلام وحيٌ حقيقيٌ۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۵ ص۶۵)

کہ مسیح موعود پر حقیقی وحی نازل ہوگی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وحی کے تین درجات کا ذکر کرتے ہوئے تیسرے درجہ عالی کامل وحی کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ مرتبہ محض کامل افراد کو حاصل ہوتا ہے جو تجلیاتِ الٰہیہ کے حلقہ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ اس درجہ کو پانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق رکھتے ہیں اور حقیقت میں وحی کا لفظ انہیں کی وحی پر اطلاق پاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۵۱)

پھر حضور علیہ السلام اپنے بارے میں اعلان فرماتے ہیں کہ :-

"میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴-۶۵)

بس یہی وجہ ہے کہ مسیح موعود پر نازل ہونے والی وحی اپنی شان اور مرتبہ میں بہت اعلیٰ ہے۔ وہ اپنی قطعیت اور یقین میں اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کی وحی کی مانند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

(الف) "میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح بن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

(ب) "یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

حضور علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں

اس وحی پر یقین کامل کا ذکر فرمایا ہے۔ گویا جس طرح جملہ نبیوں کو وحی ربانی پر یقین تھا ویسا ہی یقین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے پر نازل ہونے والی وحی پر تھا۔ فرماتے ہیں ؎

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
وارث مصطفےٰ شدم بیقیں
شدہ رنگیں برنگ یار حسیں
آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
وآں یقین کلیم بر تورات
وآں یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں
لیک آئینہ ام ز رب غنی
از پئے صورت مہ مدنی
(نزول المسیح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی قرآن پاک کی کامل ظل ہے اسلئے اس میں ہر ملک اور زمانہ کے لئے ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوکر اسلام کی حقانیت اور قرآن پاک کی سچائی پر مُہر کرتی رہتی ہیں۔ گویا یہ پاک وحی صداقت اسلام کا ایک دائمی درخشندہ نشان ہے۔ وقت کے لحاظ سے اس وحی کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں۔ تقریر کو ختم کرتے ہوئے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"میں بنی نوع پر ظلم کروں گا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی کو قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۸)

(۲) پادری صاحبان کے نام "دعوت حق" اشتہار

میں تحریر فرماتے ہیں :-

"اس زمانہ میں بھی اُس پاک نبی کی بہت توہین کی گئی اسلئے خدا کی غیرت نے جوش مارا اور سب گزشتہ زمانوں سے زیادہ جوش مارا۔ اور مجھے اُس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تا کہ میں اس کی نبوت کے لئے تمام دُنیا میں گواہی دوں۔ اگر میں بے دلیل یہ دعویٰ کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا اپنے نشانوں کے ساتھ اس طور سے میری گواہی دیتا ہے کہ اس زمانہ میں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اس کی نظیر نہیں تو انصاف اور خداترسی کا مقتضا یہی ہے کہ مجھے میری اس تعلیم کے ساتھ قبول کریں۔ خدا نے میرے لئے وہ نشان دکھائے کہ اگر وہ ان اُمتوں کے وقت نشان دکھلائے جاتے جو پانی اور آگ اور ہوا سے ہلاک کی گئیں تو وہ ہلاک نہ ہوتیں مگر اس زمانہ کے لوگوں کو میں کس سے تشبیہ دوں؟ وہ اس بدقسمت کی طرح ہیں جس کی آنکھیں بھی ہیں پر دیکھتا نہیں اور کان بھی ہیں پر سُنتا نہیں اور عقل بھی ہے پر سمجھتا نہیں۔ میں ان کے لئے روتا ہوں اور وہ مجھ پر ہنستے ہیں۔ اور میں اُنکو زندگی کا پانی دیتا ہوں اور وہ مجھ پر آگ برساتے ہیں۔

خدا میرے پر نہ صرف اپنے قول سے ظاہر ہُوا بلکہ اپنے فعل کے ساتھ بھی اس نے میرے پر تجلّی کی اور میرے لئے وہ کام دکھلائے اور دکھلائے گا کہ جب تک کسی پر خدا کا خاص فضل نہ ہو اس کے لئے یہ کام دکھلائے نہیں جاتے لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا لیکن خدا نے مجھے قبول کیا۔ کون ہے جو ان نشانوں کے دکھلانے میں میرے مقابل پر آ سکتا ہے؟ میں ظاہر ہُوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ وہ ایک مخفی خزانہ کی طرح تھا مگر اب اُس نے مجھے بھیج کر ارادہ کیا کہ تمام دہریوں اور بے ایمانوں کا مُنہ بند کرے جو کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔ مگر اے عزیزو! تم جو خدا کی طلب میں لگے ہوئے ہو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قرآن نازل کیا، وہی ہے جس نے میرے پر تجلّی کی اور جو ہر دم میرے ساتھ ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۱۹-۶۲۰)

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ؎

خاکسار

ابوالعطاء

حیاۃ ابی العطاء

میری زندگی

چند منتشر یادیں!

چالیس سال قبل پھگلہ میں ایک کرشمۂ قدرت

اوائل ۱۹۳۱ء کی بات ہے کہ بالا کوٹ ضلع ہزارہ میں غیر احمدی علماء سے مباحثات ہوئے۔ یادریوں سے کامیاب مناظرہ پہلے ہو چکا تھا علماء سے جو مباحثہ وفات مسیح علیہ السلام پر ہوا اس میں مدمقابل مولوی عبدالحنان صاحب ہزاروی تھے۔ اس مباحثہ کا آغاز نہایت پُر لطف طریق پر ہوا تھا میں نے اپنی تقریر کے شروع میں آیتِ قرآنی کی تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بآوازِ بلند پڑھا ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم

اس پر مخالف مولوی صاحب نے کہا کہ یہ شعر اسلئے غلط ہے کہ اگر حضرت عیسٰیؑ کو وفات یافتہ بھی مان لیا جائے تب بھی یہ کہنا غلط ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو چکے ہیں۔ جنت میں تو ابھی کوئی بھی داخل نہیں ہوا۔ اس پر میں نے فوراً مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے؟ مولوی صاحب نے کہہ دیا کہ ہاں ابھی تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنت میں داخل نہیں ہوئے۔ میں نے قرآن مجید ہاتھ میں لیکر پُر زور لہجہ میں کہا کہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے یہ قرآن مجید نازل کیا ہے کہ ہم احمدیوں کے عقیدہ کے رُو سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے بلند ترین مقام میں داخل ہیں — اس قسم کے بعد میں نے کہا کہ بھائیو! ایک طرف مولوی صاحبان کا یہ عقیدہ ہے جو ابھی آپ نے مولوی عبدالحنان صاحب کے مُنہ سے سُنا ہے اور ایک طرف ہمارا عقیدہ ہے جو میں نے ابھی حلفاً بیان کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا لیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو کون مانتا ہے؟ شروع مناظرہ میں ہی اس واقعہ سے سامعین پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ اس مناظرہ اور دیگر مناظرات میں بھی اللہ تعالیٰ

کی خاص تائید شامل حال رہی اور اس پہاڑی علاقہ میں احمدیت کا خوب چرچا ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

بالاکوٹ کے بعد پھگلہ میں مناظرہ مقرر تھا۔ یہ مناظرہ جمعہ کے روز ہونے والا تھا۔ مقام مناظرہ ایک کھلی جگہ گاؤں سے کچھ فاصلہ پر علیٰ اُس سڑک پر واقع تھا جو مانسہرہ سے بالاکوٹ کو جاتی ہے۔ مناظرہ کا وقت نماز جمعہ کے بعد مقرر ہوا۔ ہم نے اسی جگہ پر نماز جمعہ ادا کی۔ احمدیوں کی تعداد تیس ۳۰ چالیس ہو گی۔ غیر احمدی جم غفیر کی صورت میں نیچے وادی میں پانی کے نالہ کے پاس نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے گئے۔ خطبہ جمعہ میں مولوی غلام غوث صاحب نے عوام کو سخت اشتعال دلایا۔ سامعین میں احمدیوں کے بعض رشتہ دار اور ہمدرد بھی تھے انہوں نے وہاں سے جلد آکر اپنے احمدی رشتہ داروں کو بتایا کہ مناظرہ وغیرہ تو ہو گا نہیں فساد اور کشت و خون ہو گا بہتر ہے کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ ایک کے بعد دوسرے دوست نے آکر یہی ترغیب دی۔ جماعت احمدیہ پھگلہ کے صدر محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب کو دوستوں نے اس طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے مجھے حالات سے اطلاع دی۔ مَیں نے کہا کہ جانے کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ جب غیر احمدی مولوی ہجوم کو لیکر مقام مناظرہ کی طرف آ رہے تھے تو ان کے اطوار صاف بتا رہے تھے کہ وہ لوگ مناظرہ کے لئے نہیں بلکہ مقاتلہ کے لئے آ رہے ہیں۔ محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب نے خطرہ کو بھانپ کر پھر توجہ دلائی مَیں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ اُن کے کہنے پر بھی میرا وہی جواب تھا۔ ہاں ہم نے اتنی احتیاط ضرور کر لی تھی کہ مناظرہ کی کتب جو پہلے پھیلا کر میز پر رکھی ہوئی تھیں انہیں محفوظ کر لیا تھا۔

اس وقت موت یقینی نظر آ رہی تھی۔ میرے ہاتھ میں اس وقت بھیرہ کی بنی ہوئی بید کی خوبصورت چھڑی تھی جو مجھے اپنے بزرگوار حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ عنہ کی طرف سے میری شادی کے موقعہ پر ملی تھی۔ میرے دل میں اس وقت یہ حسرت تھی کہ دفاع کا کوئی انتظام نہیں تاہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ہم سب تیار بیٹھے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو پیش آئے ہم اسے برداشت کریں گے۔

مخالف ہجوم میں لاٹھی تو قریباً ہر دیہاتی کے ہاتھ میں تھی بہت سے لوگوں کے پاس کلہاڑیاں بھی تھیں۔ غیر احمدی مولوی صاحبان نے ہجوم کے ساتھ ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا اور ایک مولوی صاحب نے کھڑے کھڑے مجھ سے یوں خطاب کیا کہ آپ لوگ مناظرہ کرنا نہیں چاہتے؟ مَیں نے کہا کہ کیوں نہیں چاہتے ہم تو مناظرہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ کتابوں کے ٹرنک کس لئے ہیں؟ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ ہم پہلے مرزا صاحب کی صداقت پر مناظرہ کریں گے۔ مَیں نے کہا کہ ہمیں منظور ہے ابھی مناظرہ شروع ہو جاتا ہے میرے دل میں آیا کہ چلو پہلی تقریر میں پیغام حق

تو پہنچا دیا جائے گا بعد میں تو یہ لوگ اغلباً فساد برپا کر دیں گے۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ پہلی تقریر ہم کریں گے۔ میں نے کہا کہ اصول کے مطابق پہلی تقریر مدعی کی ہوتی ہے۔ ہم صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدعی ہیں اسلئے پہلی تقریر ہماری ہوگی۔ اس مرحلہ پر ہجوم میں شور اٹھا اور اشتعال انگیز نعرہ کے ساتھ ایک دیہاتی لاٹھی لیکر میرے سر پر مارنے کیلئے آگے بڑھا۔ میرے ساتھ محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب کھڑے تھے انہوں نے لاٹھی کو دیکھ لیا اور آگے بڑھ کر روکنا چاہا مگر وہ لاٹھی انکے ماتھے پر لگی۔ خون زور سے بہنے لگا اور ہنگامہ کی صورت پیدا ہوگئی۔

اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا عجیب نشان ظاہر ہوا۔ بھنگلہ کے ایک غیر احمدی سید نے جب یہ دیکھا کہ قریبی گاؤں کے ایک گوجر کی لاٹھی سے بھنگلہ کے سید عبدالرحیم شاہ زخمی ہوگئے ہیں تو اس نے شور مچا دیا کہ اے بھنگلہ کے لوگو! تمہارے سید کو فلاں گاؤں کے گوجر مار گئے ہیں۔ یہ آواز جونہی ہوئی تھی کہ سارا ریلا ان گوجروں کی طرف ہوگیا۔ ایک لمحہ کے اندر اندر یوں ہوا کہ وہ لوگ جو احمدیوں کو قتل کرنے کے لئے آئے تھے بھاگتے نظر آئے۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ بھنگلہ والوں نے سید عبدالرحیم شاہ صاحب کو لاٹھی مارنے والے شخص کو پیچھے نالے میں قریباً دو اڑھائی فرلانگ کے فاصلہ پر جا پکڑا اور خوب مارا حتیٰ کہ مشہور ہوگیا کہ شاید وہ مر گیا حالانکہ مرا نہیں تھا ہم اس میدان میں کھڑے قدرت خداوندی کا نظارہ دیکھ رہے تھے۔ سب مولوی میدان سے بھاگ چکے تھے صرف احمدی ہی اس جگہ موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید کا یہ عجیب واقعہ تھا۔ میری طبیعت پر سید عبدالرحیم شاہ صاحب کے میری جگہ لاٹھی اپنے سر پر لینے کا بڑا اثر تھا اور آج تک قائم ہے۔ اسکے بعد میں جب فلسطین گیا تب بھی اس واقعہ کی وجہ سے ان سے سلسلہ خط و کتابت جاری رہا۔

گزشتہ سال (جولائی سنہ ۶۹ء میں) مجھے عزیزم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی معیت میں ایبٹ آباد اور بھنگلہ جانے کا موقعہ ملا۔ برادرم سید محمد بشیر صاحب پسر سید عبدالرحیم شاہ صاحب ہمیں ایبٹ آباد سے مانسہرہ اور پھر بھنگلہ لے گئے۔

ایک دن رات ہم نے بھنگلہ میں احباب کے درمیان گزارا۔ محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب نے گزرے ہوئے واقعات سب کے سامنے بڑی محبت سے سنائے اور بار بار کہا کہ میں حیران تھا کہ میں نے جب بھی مولوی صاحب (خاکسار) سے اس وقت کہا کہ لوگ آمادۂ فساد ہیں ہمیں حفاظت کا انتظام کرنا چاہیئے تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ اب انتظام تو اللہ تعالیٰ نے ہی کرنا ہے ہم کیا کر سکتے ہیں یہاں سے جانے کا بہرحال کوئی سوال نہیں ہے۔ اس قیام کے آخر پر ہم نے وہ مقام بھی دیکھا جہاں اب سکول بن چکا ہے۔

مجھے سید عبدالرحیم شاہ صاحب سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور ان کی اولاد پر خاص فضل نازل فرمائے۔ آمین۔

اطلاع

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ سات روپے ہے جن دوستوں نے چھ روپے بھجوائے ہیں وہ مزید ایک روپیہ ارسال فرمائیں۔ (مینجر)

نئی کتابیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہر سال علمی اور تصنیفی میدان میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو اہم اور جماعتی کتب شائع ہوئی ہیں ان کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

(۱) تفسیر سورۃ البقرہ - ادارۃ المصنفین ربوہ نے اس چارہ صد صفحے کی کتاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر سورہ بقرہ کے متعلق متفرق کتابوں کی جملہ عبارتوں کو یکجا کر دیا ہے۔ یہ بہت ہی مفید کارنامہ ہے۔ عمدہ جلد۔ اعلیٰ کاغذ۔ آفسٹ طباعت صفحات ۴۳۲۔ قیمت صرف دس روپے۔

(۲) تاریخ لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ ام المتین مریم صدیقہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے نہایت محنت اور شب و روز کی جدوجہد سے لجنہ اماء اللہ کی تاریخ مرتب کی ہے۔ جزاھا اللہ خیراً۔ مستورات کے لئے خصوصاً یہ کتاب نہایت ہی مفید ہے۔ کوئی مؤرخ اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ کاغذ سفید، طباعت عمدہ۔ مجلد صفحات ۶۳۲۔ قیمت پندرہ روپے۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔

(۳) شرح صحیح البخاری جلد ۱۱ - یہ کتاب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کی تحریر کردہ ہے جسے ادارۃ المصنفین ربوہ نے اعلیٰ کاغذ پر عمدہ کتابت سے شائع کیا ہے۔ ٹھوس علمی کتاب ہے۔ بڑا سائز حجم ۲۵۰ صفحات قیمت آٹھ روپے۔

(۴) تاریخ احمدیت۔ گیارھویں جلد - ہر سال بہترین معلومات کا یہ مجموعہ ترتیب وار شائع ہوتا ہے۔ اس سال گیارھویں جلد شائع ہوئی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی ہجرت کی پوری ایمان افروز داستان درج ہے۔ عزیزم محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کو اس محنت پر اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین

حجم ۴۶۸ صفحات۔ سفید کاغذ۔ نادر فوٹو بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب بھی ادارۃ المصنفین ربوہ سے دس روپے میں مل سکتی ہے۔　　(باقی آئندہ)

بقیہ از صفحہ ۴

بقیہ از صفحہ ۴

سے اس صورتِ حال کا جائزہ لینا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ اس کی اصلاح کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔"

(نوائے وقت لاہور ۵ر جنوری ۱۹۷۱ء)

الفرقان - اصل بات ایمان کی ہے۔ اگر کسی انسان میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان ہو تو وہ اس قسم کے افعال کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ اصلاحِ احوال کی بس یہی صورت ہے کہ قادر مطلق خدا پر گناہ سوز اور زندہ ایمان پیدا کیا جائے۔ جس کی ایک ہی صورت ہے کہ آسمانی آواز پر لبیک کہا جائے اور کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کی تعمیل کی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ •

تفسیر القرآن مکمّل انگریزی

ایک جلد —— ۱۴۶۱ صفحات

قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ اور تفسیر
عمدہ باریک کاغذ پر بہترین چھپائی کے ساتھ
مِل سکتی ھے

عمدہ باریک کاغذ کی جلد -/۳۰ روپیہ
کرنافلی کاغذ کی جلد -/۱۶ "
کرنافلی کاغذ (طلباء کے لئے خاص رعایت) -/۱۲ "

ملنے کا پتہ

اورنٹیل اینڈ پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خرید نے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

کو

یاد رکھیں!

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

کے چند خاص مجرب دوائیں

کمزور اور سوکھے بچوں کیلئے ★ شفاء بے بی ٹانک ۲/۵۰
تمام نسوانی امراض کے اکسیر ★ فیملی ٹانک -/۱۶
مردانہ طاقت کی خاص دوا ★ سپیشل ڈراپس ۶/.
دماغی اور اعصابی طاقت کیلئے ★ بیورربرین ٹانک ۲/۵۰
بواسیر کا مکمل علاج ★ نیوپائلز کورس ۸/.
نئے بال اگانے اور گنجاپن دور کرنے کیلئے ★ بیوآرنیکا ہیرآئل ۳/۵۰
پائیوریا کیلئے ★ پائیوریا کیور ۳/ ★ پائیوریا لوشن ۱/۵۰
جانوروں کے خطرناک اپھارہ کیلئے ★ شفائے اپھارہ ۷۵/-
مکمل فہرست مفرد و مرکب -/۲۰ کے ٹکٹ آنے پر مفت

لاجواب ٹانک

ہر قسم کی بدنی کمزوری، دماغی کمزوری، نسیان وغیرہ، کمزوری جگر معدہ، پیٹ کی رکی اور پیٹ کے کیڑے، دائمی قبض، تبخیر معدہ، مراق، بواسیر بادی، درد کمر، شانوں کے درمیان ہلکا ہلکا درد، تھکاوٹ، کمزوری نظر، دائمی نزلہ زکام، بلغمی کھانسی، رعشہ، فالج، چڑچڑاپن، بدن میں دردیں، دودھ، لسی، مکھن وغیرہ کا ہضم نہ ہونا یا بلغم پیدا کرنا نیز بڑھاپے کے جملہ عوارضات میں اکسیر ہے۔

قیمت پندرہ یوم -/۳ —— ڈاک خرچ ڈیڑھ روپیہ!

نوٹ۔ خط میں آپ اپنی مختصر تکلیف بھی بیان کر دیں تو بہتر ہے۔

حکیم قاضی نذر محمد قاضی دواخانہ چک چٹھہ
(حافظ آباد) گوجرانوالہ

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵۔ انارکلی لاہور

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل

کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند اصحاب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں!

• گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون ۶۲۶۱۸

• سٹار ٹمبر سٹور

۹۰۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور

• لائلپور ٹمبر سٹور

راجباہ روڈ لائلپور۔ فون ۲۸۰۸

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، بھمی، ناخنہ، ضعف بصارت
وغیرہ امراض چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ متعدد
جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے جو عرصہ سا ٹھ
سال سے استعمال میں ہے۔
خشک و تر قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ
پیش کی جارہا ہے۔
اٹھرا، بچوں کا مُردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد
جلد فوت ہوجانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا یا لاغر ہونا،
ان تمام امراض کا بہترین علاج !
قیمت پندرہ روپے

نور منجن

دانتوں کی صفائی صحت کیلئے ازحد ضروری ہے
یہ منجن دانتوں کی صفائی، مسوڑھوں کی حفاظت اور
علاج کے لئے بہت مفید ہے۔
قیمت ایک روپیہ

نور نظر

اولاد نرینہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
کی بہترین تجویز جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل
سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔
قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

(طابع و ناشر:۔ ابو العطاء جالندھری ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

وصـــــــــــایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۰۱۳۴ میں ملک محمد اسلم ولد غلام الدین صاحب قوم تیلی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۴۲ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد اسلم چک ۵۴۲ ج ب معرفت شیر رود ضلع لائلپور۔ گواہ شد عبدالرشید نعیم چک ۵۴۲ ج ب معرفت شیر رود۔ گواہ شد عبدالغنی قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۵۴۲ ج ب معرفت شیر رود

مسل ۲۰۱۴۲ میں محمد اشرف ولد قائم الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن روہڑی ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۳/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد اشرف روہڑی ریلوے کالونی ۵۰۰ خاص ضلع سکھر۔ گواہ شد محمود عالم صدر جماعت احمدیہ روہڑی سیمنٹ ورکس ضلع سکھر۔ گواہ شد سید عبدالشکور قائد مجلس خدام الاحمدیہ روہڑی ضلع سکھر۔

مسل ۲۰۱۴۳ میں محمد صالح ولد میاں غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مکان ڈرگ کالونی کراچی مالیتی ۲۰,۰۰۰/- روپے (۲) مکان فیڈرل بی ایریا کراچی مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے (۳) نقد سرمایہ ۱۰,۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صالح ۱۱۵ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی۔ گواہ شد عبدالمجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد مبارک احمد ایڈیشنل سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل ۲۰۱۴۴ میں ظفر علی ولد غلام نبی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی کل ۱۳ ایکڑ مالیتی ۳۹۲۰۰/- روپیہ۔ قرضہ بینک ۶۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی

آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر علی محلہ ارائیں آباد گجرات شہر۔ گواہ شد محمد یوسف خان سیکرٹری مال ضلع گجرات۔ گواہ شد حکیم عطاء الرحمٰن انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرات۔

مسل نمبر ۲۰۱۷۸ میں منور احمد بنگوی ولد ڈاکٹر نثار احمد بنگوی قوم راجپوت پیشہ طالبعلمی عمر ۱۶ سال ۷ ماہ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد منور احمد بنگوی غلام محمد آباد شاہی چوک لائلپور۔ گواہ شد ڈاکٹر نثار احمد بنگوی شاہی چوک غلام محمد آباد لائلپور۔ گواہ شد فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد شاہی چوک لائلپور۔

مسل نمبر ۲۰۱۸۲ میں کبیر احمد بھٹی ولد بشیر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ ملازمت اکوٹنٹ عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لوساکا ڈاکخانہ لوساکا ملک زیمبیا افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰۲/۵/- پونڈ سالانہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد کبیر احمد بھٹی پوسٹ بکس ۳۱ لوساکا۔ زیمبیا۔ افریقہ۔ گواہ شد عبد السلام بھٹی سیکرٹری مال ... ربوہ۔ گواہ شد مبارک احمد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۸۵ میں مبشر ناصر احمد ولد مبارک احمد ارشاد قوم ... افغان پیشہ طالبعلمی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد گھڑی کلائی مالیتی ۔/۱۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر ناصر احمد ۹/۶۷۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔ گواہ شد ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد مبارک احمد ایڈیشنل سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۱۹۰ میں محمد ابراہیم خان ولد محمد اسماعیل خان قوم پٹھان عمر ۶۰ سال بتاریخ بیعت مارچ ۱۹۰۵ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ دس مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۵۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد ابراہیم ۲ میکلوڈ روڈ لاہور گواہ شد۔ حافظ عطاء الحق نائب صدر لاہور۔ گواہ شد رشید احمد خان لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۱۹۲ میں ناصر احمد قریشی ولد محمد افضل قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر

جو اسوقت -/۶۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے - العبد ناصر احمد قریشی c/o افضل برادرز گولبازار ربوہ - گواہ شد محمد اکمل قریشی گولبازار ربوہ - گواہ شد خورشید احمد صدر محلہ دارالصدر شرقی ربوہ -

مسل ۲۰۱۹۷ میں عبدالستار چوہدری ولد دین محمد صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - ایک عدد گھڑی رومر مالیتی -/۱۰ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اسوقت مجھے مبلغ -/۲۷ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد عبدالستار چوہدری انچارج حفاظت صدر انجمن احمدیہ ربوہ - گواہ شد دوست محمد شاہد ربوہ - گواہ شد

مسل ۲۰۱۹۸ میں سید خلیل احمد پرویز ولد سید نذیر احمد صاحب مشہدی قوم سید پیشہ طالبعلمی عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے - العبد سید خلیل احمد پرویز دارالصدر شرقی ربوہ - گواہ شد دوست محمد شاہد ربوہ - گواہ شد ممتاز حسین امتیاز ربوہ -

مسل ۲۰۱۹۹ میں بشیر الدین شمس ولد مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - یک عدد گھڑی مالیتی -/۱۰۱ روپے ہیں میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد بشیر الدین شمس دارالصدر شرقی ربوہ - گواہ شد ابو العطاء جالندھری ربوہ - گواہ شد محمد یعقوب خان صدر محلہ دارالصدر شرقی

مسل ۲۰۲۰۰ میں راجہ محمد حسین احسن ولد میاں حیات علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۱۵۸ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے - العبد راجہ محمد حسین احسن محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ - گواہ شد محمد دین دارالصدر شرقی ربوہ - گواہ شد ممتاز حسین امتیاز دارالصدر شرقی ربوہ -

مسل ۲۰۲۰۱ میں شیخ منیر احمد ناصر ولد حباشہ محمد عمر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ طالبعلمی عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی

ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپے جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد منیر احمد ناصر دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد محمد یعقوب خان صدر محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد ممتاز حسین امتیاز دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۰۲ میں نصیر احمد ظفر شیخ ولد مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ طالبعلمی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰/- روپے جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد شیخ نصیر احمد ظفر دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد عبد العزیز محتسب امور عامہ ربوہ۔ گواہ شد ممتاز حسین امتیاز دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۰۲ میں میاں محمد یعقوب ولد میاں رحیم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈی ٹائپ پیپلز کالونی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان نمبر ۴۲۲ ڈی پیپلز کالونی لائلپور رقبہ مرلہ دو کمرے مالیتی تقریباً ۷۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یعقوب ولد میاں رحیم بخش گواہ شد احمد الدین موصی نمبر ۱۴۱۱۴ گواہ شد راجہ ناصر احمد ۶۰۷/ڈی پیپلز کالونی لائلپور۔

مسل نمبر ۲۰۲۰۳ میں حاجی فضل دین ولد محمد بخش صاحب قوم اعوان عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن دار الیمن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان واقعہ ربوہ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حاجی فضل دین دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد محمد اسماعیل صدر محلہ دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد مظفر حسین دار الیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۰۵ میں نور الحق ولد معظم الدین صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن چارسدہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد

نور الحق ریٹائرڈ ٹیچر چارسدہ ضلع پشاور۔ گواہ شد ظفر علی درانی چارسدہ۔ گواہ شد محمد صادق چارسدہ +

مسل نمبر ۲۰۲۰۸ میں حافظ علم الدین ولد فتح الدین صاحب قوم گوجر پیشہ طالبعلمی عمر ۲۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد ۱۰۱/۲ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰/۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ علم الدین دار الضیافت ربوہ۔ گواہ شد منیر الدین شمس دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد ممتاز حسین محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۰۹ میں احمد حسین ولد چوہدری محمد حسین صاحب خادم قوم ارائیں پیشہ طالبعلمی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۵۱/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد احمد حسین دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد دوست محمد شاہد ربوہ۔ گواہ شد محمد یعقوب خان صدر دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۱۱ میں صفی الرحمن خورشید ولد حکیم حفیظ الرحمن صاحب قوم شیخ فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد صفی الرحمن خورشید واقف زندگی ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم بھامبڑی صدر محلہ دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد محمد اسماعیل کارکن دفتر وکالت تعلیم ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۱۲ میں ڈاکٹر بشیر احمد خان ولد ملک کرم الٰہی خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان واقعہ سانگلہ ہل مالیتی ۱۲۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر بشیر احمد خان ہاؤس $\frac{224}{B}$ ٹالہ کالونی نزد مسجد جامع ستانہ روڈ لائلپور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد احمد الدین لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۰۲۱۴ میں محمد عبد الرشید ولد فضل کریم صاحب قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۲۹/۹۲ روپیہ ہے

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد عبدالرشید ۶ چوبرجی پارک لاہور۔ گواہ شد عبدالحی منصور احمد لاہور۔ گواہ شد شیخ ریاض قدیر احمد ساکن لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۲۱۶ میں انعام الحق کوثر ولد شیخ فضل حق صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال آٹھ ماہ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد انعام الحق کوثر دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد مبارک احمد طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد مظفر احمد منصور جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۱۷ میں چوہدری خیرالدین ولد چوہدری گوہر صاحب قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے دو ایکڑ زمین واقعہ ہڈیارہ ضلع لاہور مالیتی ۵۰۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۷۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خیرالدین محافظ بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد منیرالدین شمس دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد ممتاز حسین دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۱۸ میں بشیر احمد ولد چوہدری محمد علی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی تعدادی ۱۲ کنال مالیتی ۱۷۵۰/- Rs (۲) دو عدد مکان مالیتی ۱۰۰۰۰/- Rs میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۶۱/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم ولد جیون خان ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد ارشاد احمد ایڈووکیٹ بلال گنج۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۲۱۹ میں محمود احمد طاہر ولد شیخ بشیر احمد صاحب قوم پوری پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک دستی گھڑی مالیتی ۹۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد طاہر چنیوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ۔ گواہ شد سید لطیف احمد شاہ میڈیکو ریل بازار چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۰۲۲۰ میں بشیر احمد بھٹی ولد قاضی کبیر احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰/- روپیہ ہے میں

تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد بھٹی دارالصدر غربی (ب) ربوہ۔ گواہ شد عبد السلام بھٹی صدر محلہ دارالصدر غربی (ب) ربوہ۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۲۱ میں چوہدری جیون احمد ولد چوہدری جھنڈا صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت سنہ ۱۹۴۳ء ساکن بھوپال والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زمین ۴ ایکڑ ۴ کنال مالیتی -/۴۲۷۵۰ روپے (۲) ٹیوب ویل -/۵۰۰۰ روپے (۳) مکان ۵ مرلے -/۲۲۰۰ روپے (۴) خالی پلاٹ ۲ مرلے -/۲۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری جیون احمد۔ گواہ شد فضل القادر احمد معلم وقف جدید ڈسکہ۔ گواہ شد بشیر احمد سیکرٹری مال بھوپال والا ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۰۲۲۲ میں محمد جعفر خان ولد چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال بیعت ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء ساکن ڈھولیال ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
(۱) چاہی زمین واقعہ ڈھولیال تعدادی ۱۰ کنال مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) بارانی زمین تعدادی ۲ ایکڑ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے (۳) بنجر زمین سو کنال -/۱۵۰۰ روپے (۴) مکان -/۳۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد جعفر خان ساکن ڈھولیال ضلع راولپنڈی۔ گواہ شد قاضی محمد نذیر صدر حلقہ مسجد نور راولپنڈی۔ گواہ شد احمد جان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۰۲۲۵ میں ابو الطیب ولی احمد ولد مولوی ممتاز احمد مرحوم (مربی سلسلہ احمدیہ) قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بڑا گاؤں ضلع سلہٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۳۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد ابو الطیب ولی احمد 4, Bakshi Bazar Rd. Dacca. E. Pak. گواہ شد احمد صادق مسعود مربی سلسلہ احمدیہ ڈھاکہ۔ گواہ شد (N. N. MD. SAIEK) سیکرٹری وصایا

مسل نمبر ۲۰۲۲۶ میں بشیر احمد سنوری ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ عبد اللہ پور لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ سیالکوٹ کے ۱/۲ حصہ کا مالک جملہ -/۱۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۴۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد سنوری۔ گواہ شد محمد جمیل ناظم تربیت شہر لائلپور۔ گواہ شد رشید احمد اختر صدر حلقہ طارق آباد لائلپور۔

مسل ۲۰۲۲۸ میں سلطان احمد ولد نبی بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بھابڑا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹ واحسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۱ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد ولد نبی بخش گرڈ اسٹیشن واپڈا ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد غلام رسول بشیر ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد شریف احمد گرڈ اسٹیشن واپڈا ڈیرہ غازیخان۔

مسل ۲۰۲۳۱ میں چوہدری مبشر احمد ولد صوبیدار مظفر خان صاحب قوم جٹ چھٹ پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی ۱۹ ایکڑ مالیتی -/۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۰ پونڈ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد دار الصدر شمالی ربوہ حال انگلینڈ۔ گواہ شد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ دار الصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد غلام مرتضیٰ وکیل القانون تحریک جدید ربوہ۔

مسل ۲۰۲۳۲ میں عزیز احمد ولد صوبیدار مظفر الٰہی خان صاحب قوم جٹ چھٹ پیشہ مشین اپریٹر عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۰۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عزیز احمد معرفت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ دار الصدر شمالی ربوہ حال انگلینڈ۔ گواہ شد میجر عارف نسان دار الصدر ربوہ۔ گواہ شد عبد الحفیظ خان عارضی منزل دار الصدر ربوہ۔

مسل ۲۰۲۳۵ میں غلام غوث ولد رکن دین صاحب قوم گوجر پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن چک سکندر ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک پاکستی مکان مالیتی -/۰۰۰ روپے (۲) ایک کنال پلاٹ واقعہ ربوہ -/۰۰۰ روپے (۳) آٹھ بیگھہ زرعی اراضی کافی عرصہ ہوا اپنے لڑکے کے نام انتقال کر واچکا ہوں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام غوث ساکن چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔ گواہ شد فضل دین صدر جماعت احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات۔ گواہ شد فضل کریم چک سکندر ضلع گجرات۔

مسل ۲۰۲۳۶ میں محمد شاہد ایم۔ اے ولد غلام محمد خان صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن مری ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ (مری) گواہ شد شریف احمد ولد مولوی صالح محمد (مری) گواہ شد عبد الحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔

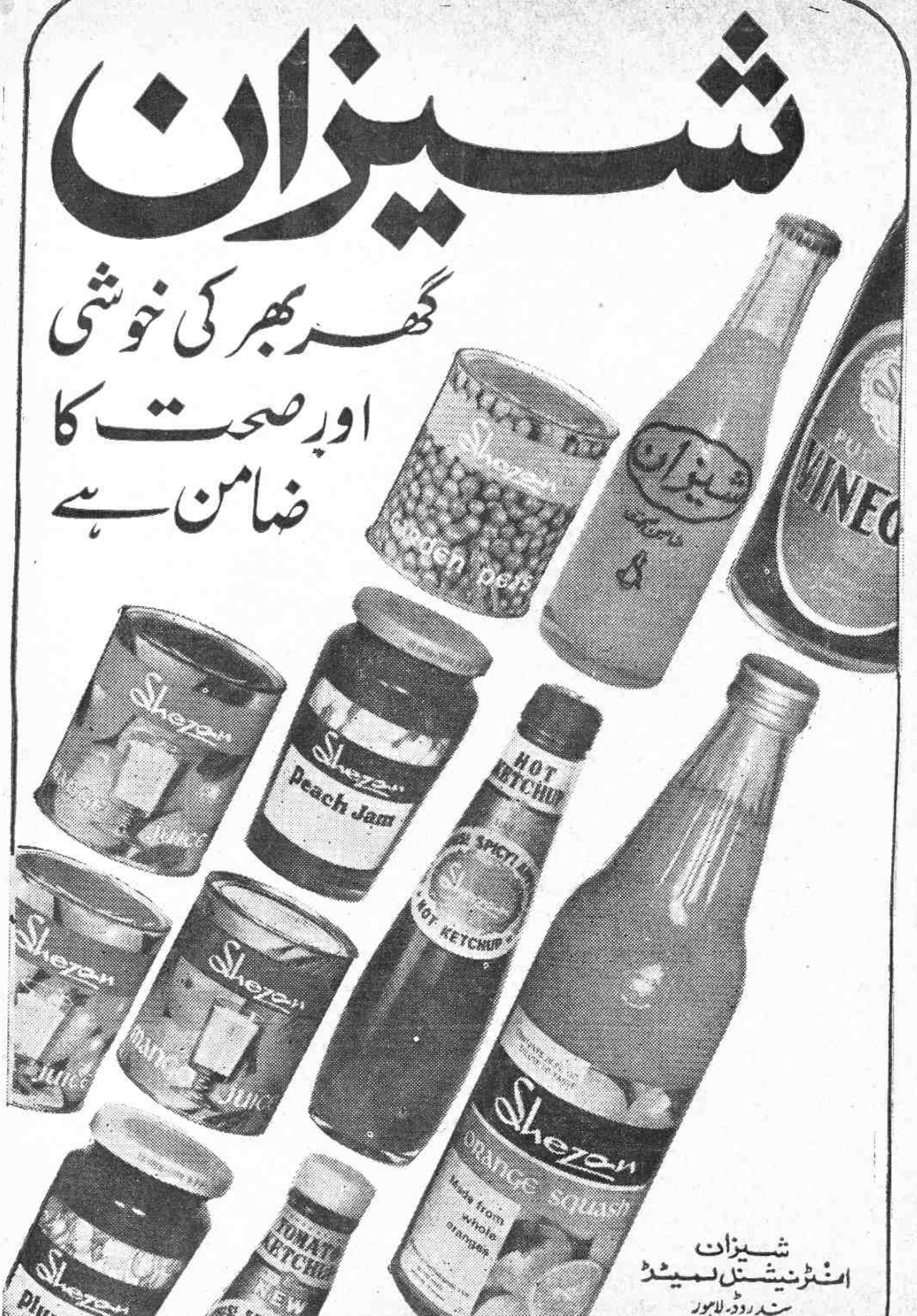
شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Shezan
garden peas
Peach Jam
HOT KETCHUP
Plum Jam
ORANGE SQUASH
Made from whole oranges
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

Monthly AL-FURQAN Rabwah — Regd. No. L 5708
ذوالقعدة ۱۳۹۰ هجری قمری — صلح ۱۳۵۰ هجری شمسی — جنوری ۱۹۷۱ء

Title printed at the Nusrat Art Press Rabwah